



بلوچستان صوبائی اسمبلی



مُباحثات
سے شنبہ ۲۵ جون ۱۹۶۸ء

صفہ	مسترد جات	نمبر شمار
۱	تلاوت کلام پاک و تز جمہر	۱
۲	سالانہ بجٹ پر عام بحث	۲

ارکان اہمی جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

- ۱- رہنمای میر طاہم قادر خان
 - ۲- نواب عزت بخش رئیسانی
 - ۳- میر فیض علی خان ملکی
 - ۴- میان سیف اللہ خان پراچ
 - ۵- مولوی صالح محمد
 - ۶- مولوی محمد حسن شاہ
 - ۷- میر شاہنواز خان شاہ طیابیانی
 - ۸- سردار انور جان کیهران
 - ۹- میر صابر علی بلوچ
 - ۱۰- نواب زادہ تیمور شاہ جہگینڈی
-

بُوچتان صوبائی اسمبلی کا بجٹ اجلاس

بروز رخنہ ہو رخ ۲۵ جون ۱۹۷۷ء و عجک جاں نہ شہر

زیر صدارت میر قار دخن بلوچ، رئیس سیکر

منعقد ہوا

تلاؤت کلام پاک و ترجمہ

از قاری میدان حمادہ کاظمی خطیب
 اَعْوَذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ
 مِنْ كَانَ يَرِيدُ لِثَوَابَ الدُّنْيَا فَعَنَّدَ اللّٰهَ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَكَانَ
 اللّٰهُ سَمِيعًا بِصَيْرًا هٗ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّ فُرُوقٍ قَاتَمِينَ بِالْقِسْطِ شَهِدَ اللّٰهُ
 وَلَوْعَلَى النَّفَرِمُمْ أَوَالَّدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ حٗ أَنْ تَكُنْ عَنِّيَا أَوْ فَقِيرًا فَاللّٰهُ أَفْلَى
 بِهِمَا قَافٍ. فَلَمَّا تَبَعَّدُوا هٗ أَنْ تَعْدِلُوا حٗ وَقَاتَنْ تَلُوَّا أَوْ لَعْرَضُوا فَإِنَّ اللّٰهَ
 كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا هٗ - صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ مَاط

رس ۳ = آیات ۲۲-۲۵

یہ آیات کیدہ حجت لاؤتے کر گئی ہیں، پاکجیس پارہ کتیر ہوئی رکوع کہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

میں پناہ میں آتا ہوں اشکی، شیطان مردود کے شر سے شروع اللہ کننا اسے جو براہم ربان، نہایت حکم کنیری الہ ہے
 تحریر ۔ جو کوئی دنیا کا انعاماً چاہتا ہے، تو اس کے پاس تو دنیا اور آخرت دونوں کا انعام موجود ہے لے ایمان فالہ
 الفدات پر خوب قائم رہنے والے، اور اللہ کلئے گواہی دینے والے ہو۔ جاہے وہ تمہارے یا تمہارے والدین
 اور غرضیوں کے خلاف ہی ہو۔ وہ امیر ہو، یا مغلس۔ اللہ بہر حال دونوں سے زیادہ حقدار ہے۔ تو خواہ شر نفس کی بیڑی چھپتے
 نہ کرنا، اکثر حق سمجھتے جاؤ۔ اور الگرتم کچی کوئی یا چھپو ہتھی کوئی کرو رہے ہو، اللہ اس سے غبی خدا رہے۔ وَآخَرُ عَلَيْنَا أَنْ نَحْمِدَ اللّٰهَ

ہر سڑک پر اسیکمر۔ تمام مبادلے کی اطلاع کے لئے بتایا جاتا ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت سے پہلے نہ تو کوئی سپوائیں نہ آف آئند ہوتا ہے اور نہ کوئم کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

سالانہ بحث پر عالم بحث

ہر سڑک پر خان اچکنی۔ جناب والاد صوبہ بوجپور کے بجٹ برے سال شمسی ۱۹۴۵ء میں طالع ہو کے بعد مجھے جس بات کا شدت کے ساتھ احساس ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کاش وزارت مالیات کی طرف سے فراہم کردہ ان کتابوں، کتابچوں، اور کاغذی کارروائی کے ان پیندوں میں کوئی ایسا نکتہ ہوتا ہے جس پر ہم الہیان قلب کے ساتھ اپنے ذمیہ مالیات کو عبار کباد پیش کر سکتے اور اس نفایا قبیلہ الہیان کی حامل فضائع میں نارسی کی ایک کھاوت یاد آتی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔
” تقاض، نقش ثانی بہتر کشد نا ذل ”

لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بوجپور کے نئے نقاش نے اپنے فن میں تنزل کی ڈگر کو اپنایا ہے اور اپنی تقاریب میں طغیں سلیمان کا وطیرہ اختیار کیا ہے۔ اور یہ کم تھوس اور جامیں کارگزاریوں کی بجلت سیلیا سی جادوگری کو پڑھئے کار لکر ہمیں یہ سوچنے پڑ جو رکود یا ہے کہ اس سماں بھی بوجپور کی دلہنی کو جہیز میں اسکے سرپرستوں نے پناوٹ ہے بھرپور زیورات سے آراستہ کیا ہے۔ جس کی ظاہری پناوٹ اور نقش چکاوے مدد پر دنوں تک تو آنکھوں کو خیرہ کر سکتی ہے لیکن میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ عملًا مالی سال کے گزرنے کے بعد بھی بوجپور کو ترقی کے حیدانہ میں کوئی ناولدہ نہیں ہو گا۔

جناب والاد آج ہم اپنی کارگزاریوں کی جایخ پڑتاں اور تخلیفات کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے وقت یہ کہتے ہیں کہ گذشتہ حکومت کو اگر بوجپور کی تاریخ کا تاریک ترین دوسرا کہا جائے تو یہ جانہ ہو گا۔ اور یہ ایک حد تک صحیح بھی ہے۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ نے کل کے مورخ کے لئے، ہم نے کل کے حاکموں کے لئے اور ہم نے کل کے چکرانیوں کے لئے اپنے بجٹ کے کاغزوں کے سنیوں کے

کون سے ایسے غلط سکھنے سجادیہ ہیں وہ کوئی نہیں ایسے موقی تحریر یعنی ہیں۔ کہ ان کے ساتھ موازنہ کرنے وقت کل کے محکرازوں کی انگلیاں کپکپیا ہیں یادہ اس بحث کو تنقید کا لاثارہ بنائیں۔

جناب والا! آج کی میری یہ تقریب جو یقیناً تنقید کا دوسرا نام ہے۔ اس کے پس پشت میرے خیال میں (جاں صاحب کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے) ایک انہڑا ہی تغیری پہلو کا جذبہ پڑھاں ہے یا شاید یہ غلط ہو۔ اور اغیار کا چونکہ آپ سے مطلب ہو گا اور وہ اپنا مطلب نکالنا چاہیں گے وہ آپ کو نقصان دینے کی کوشش کریں گے۔ اور دوسری طرف میری تقریب میں یقیناً دوستی کا جذبہ پڑھاں ہو گا۔ اور یہ بات میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ میں انکا دوست ہوں۔ اور دوستی کا یہی رشتہ جمیع
اس بات پر مجبور کر رہا ہے کہ میں اپنے ان دوستوں کو، اپنے ان ساتھیوں کو نادافی سے روکوں۔

(تالیف)
ر

کہ نہ ان دوست سے دانادشمن بہتر ہوتا ہے۔

جناب والا! اب مجھے اس بحث کے غفل پہلوؤں پر تحریر وار بحث کرنے کے اجازت دیں۔
مجھے اجازت دیجئے کہ سب سچے میں اس تلحیح حقيقة کا ذکر کروں کہ وزارت مالیات کی طرف سے ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جس مخصوص رقم کا ذکر کیا گیا ہے اُسکا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

عمل ترقیاتی پروگراموں کے نئے کوئی بحث نہیں ہے اور اس بات کا اعتراف و زیر مالیات نے کیا ہے کہ گذشتہ سال کی جاری اسکیوں پر خرچ ہونے والے، اور کروڑ روپے کی رقم سمیت ۲۴ کروڑ روپے کی خطر رقم کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو عرض کاغذی دعوے ہیں۔ جب بھی طی کی حکومت گئی تو میں جام صاحب ہوئا۔ میں نے اُن سے کہا تھا کہ جام صاحب ہے ۲۸۷۵۰ ہو جائیں گے۔ یہ پہلے خرچ نہیں ہو سکیں گے۔ لیکن اُن کا دعویٰ تھا کہ ہم یہ پہلے مزور خرچ کریں گے۔ ہم لموجہ تمان سے عزیت کو دور کریں گے۔ جیسا کہ عالم حکران کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ سچ کہا لیکن پشتہ میں قصہ شہود ہے کہ ایک آدمی نے کہا کہ میں دس گز چہل نگ لگا سکتا ہوں دوسرا آدمی نکلا اس نے کہا کہ شیک ہے یہ زمین اور یہ گز۔ اگر چہل نگ لگا یجھے۔ میں نے جام صاحب سے بھی بھی کہا تھا کہ یہ پہلے خرچ نہیں ہوں گے۔ نیچے پہ نکلا کہ کروڑ میں سے ہماری اس موجودہ حکومت نے جو اپنے آپ کو عوای حکومت ظاہر کرتی ہے

اس نے صرف ڈیڑھ کروڑ خرچ کئے ہیں باقی رقم خرچ نہیں ہوئی۔ موجودہ بجٹ میں پچھلے سال کا بجٹ شامل کر کے چوبیس کروڑ ناپر کئے گئے ہیں اور محض اسکی مانگ کے لئے یہ رقم رکھی ہو گئی ہے۔ لیکن گذشتہ ملکی سال میں صرف دو کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ آب اس سال اس بات کی ضمانت کھین و سے گا کہ ہمارا

دو کروڑ روپے بھی خرچ نہیں ہوئے تو چوبیس کروڑ سب خرچ ہو جائیں گے۔ لہذا جناب والا! عملہ ترقیاتی بجٹ کے اخراجات بالکل صفر کے برآمد ہیں کہ اس سے صرف بے کے تمام ملا توں، میشیت کے تمام شعبوں اور آبادی کے تمام حصوں کی ترقی کے لئے قابل فخر سمجھا جائے۔ اگر ان کے خرچ ہوتے کی نفاذت دے بھی دی جائے تو دوسرے مرحلے میں اس پہلو نے انسانی کا احساس ہوتا ہے جو اس صورتی کی پیشتوں کے ساتھ روا رکھی جاتی ہے۔

جناب والا! وزیر مالیات نے اپنی بجٹ تقریبیں عام امن و امان کی بہتری کے لئے جو اہم نکات پیش کر دی کی

کوشش کی ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں کہ اس حکومت کو امن و امان کا مسئلہ دوسری حکومت سے درست میں لایا یک سوچنے کی بات ہے کہ اس بہتری کے خاتمے کے لئے ہم جس رخچ پر جا رہے ہیں وہ بھی کامرانیں اپنے شاندار کی نشاندہی نہیں کرتا۔ ہم بھی ان حالات کی بہتری نہیں بناسکے ہیں اسلام طلبہ یہ ہے کہ جس پنج بڑیم جا رہے ہیں اس پڑھی پنج کو ہم اپنائے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے (وزیر مالیات) کہا کہ حالیہ کی جگہ بین کشہ بغیر وزیر پیچھیں، سارے چیزیں لا کر روپے کی لگت سے ایک اور تنظیم بنانی جا رہی ہے جو غرض اسلام بردا آدمیوں کی تعلیم میں اضافہ کی کوشش ہے جنکو موجو رکی میں دین دعا اور عالم اور امور کی عزت حفظ نہیں جسکی موجودگی میں ون دھماڑے چاقو، گولی، چھڑا عام ہے جن کو چکمہ دے کر آنے بھی کوئی طبقے چھوٹے شہر میں قیامتیت پختہ پیں اور حالات کو اور بکارٹے کی کوشش کی جا رہی ہے اور جناب والا جسکے دمیان سے عبدالصمد شہید اور مولانا شبل الدین کی لاشیں اٹھتی ہیں اور تباہ بھی ان کے کافلوں پر جوں تک رسنگتی۔ نہایت شرم اور افسوس کا مقام ہے کہ خان عبدالصمد خان شہید کے قتل کی تفتیش کے سلسلے میں کوئی اقدام ہارا اور ثابت نہیں ہوا۔ مولانا جو ہدایت شمس الدین کا سفارا کا نہ قتل محض نوح خوانوں کا تخلیل بن گیا ہے۔ اس بارہ اسکا ذکر کرتے ہوئے مجھے لیتھا شرم عدوں ہوئے تھے کہ میں ان سے کہوں کہ حکومت اس بارے میں ناکام ہو چکی ہے۔ ہماری حکومت جس کا میں بھی بھر ہوں اس بارے میں کوہ شہریوں کی عزت و ناموس کی حفاظت کر سکے وہ شہریوں میں خوف و ہراس کا تدارک کر سکے۔ اپنے سلسلے میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے وہ عبدالصمد خان شہید جس کی بخت سے، جسکی انہی مقصود کے ساتھ بیان لفظی کے

طغیل آج میرے ساتھی برسراقتبار ہیں جب انکی ذات کے لئے آج تک انہوں نے کچھ نہیں کیا تھا ایک عالم اور ملک کے لئے ریاستی دلیل ان کی تشویش کا ذکر میہدا اس سلسلے میں عرض کردیا اور اس حکومت سے کہوں گا کہ بھائی بھاری خاموشی کو پڑھنے کی خاموشی کو آن کی کمزوری نہ سمجھا جائے۔ عبد الصمد خان شہید کی کمزور تنظیم کا نمائندہ نہیں تھا۔ جناب والا! عبد الصمد خان ان لوگوں کا نمائندہ تھا جو انسانوں کا استمکل کرتے ہیں۔ جو انسانوں کو ایک ملک سے دوسرا ملکت ملکے لئے جاتے۔ کیا وُن کے لئے یہ مشکل ہے کہ وہ کسی ملک کی گود خالی کریں۔ کیا یہ آنکھ کے لئے مشکل ہے کہ وہ کسی کی بیوی کو بیوہ کر سکیں نہیں ہرگز نہیں۔ عبد الصمد خان اچیکرزن شہید کے پیر و کار الیسا کر سکتے ہیں وہ لوگوں کو قتل کر سکتے ہیں اپنے قتل کا انتقام لے سکتے ہیں۔ لیکن جناب والا! اس پڑھے، اس غلیم انسان سے ہمیں جو اصول درثے میدھے ہیں وہ یہ ہیں کہ قانون کا احترام کرو، ہم قانون کا احترام کرنے ہیں۔

(تماسیاں)

لیکن کسی حد تک پشتونوں کا یہ خاموش سمندر کسی وقت آبی بھی سکتا ہے۔ پھر جناب والا!

ہادا ان قسم کے شخص کے ہاتھوں کوئی بھی واقعہ بیش آ سکتا ہے۔ اس کی ذمہ داری جو بہ یا میری پارٹی ہے یا عبد الصمد خان اچیکرزن شہید کے پیر و کاروں پر نہیں ہوگی۔ اس کی ذمہ داری اس حکومت پر ہو گی جو اس سلسلے میں محل طور پر ناکام ہو چکی ہے۔ اور اس سے زیادہ وہ نہ کہیں کہ فلاں آدمی کے قاتل افغانستان چلے گئے ہیں۔ بلکہ ہمیں پتہ ہے کہ آپ کے پاس پولیس ہے آپ کے پاس لوگوں کو رشوت پیش کر لے رہے ہیں اور اگر آپ نہیں کر سکتے تو خدا کے لئے ہمیں صاف کیوں نہیں بتا دیتے کہ فلوں آدمی نے یہ قتل کیا ہے اور وہ قانون کی گرفت سے بالدار ہے پھر اسکا معاملہ ہم پر جوڑ دیں۔ جیسے میں نے عرض کیا ہے عبد الصمد خان اچیکرزن شہید ہن لوگوں کا نمائندہ تھا وہ انسانوں کو استمکل کرتے ہیں افسانہ بکو وہ ایک ملک سے دوسرے ملک لے جاتے ہیں کیا ان کے لئے یہ مشکل ہے۔ میرے خیال میں اگر وہ چاہیں تو پاکستان کا کوئی نہ آ وہ خواہ وہ کسی جگہ بھی ہو اگر اسے قتل کرنا چاہیں تو وہ زندہ نہیں بچ سکتا اسیکن یہ قانون کی ذمہ داری ہے۔ کوئی جیسے گنجان آباد شہر میں کوئی شہید فراخ آبادی والے علاقوں میں چلے امن کا گھوارہ سمجھا جاتا تھا۔ اس میں عبد الصمد خان اچیکرزن شہید ہوئے ہیں اور بھاری حکومت چپ سادھ کر بیٹھ جاتی ہے۔ میں واٹھ کر دنما چاہنا ہوں۔ کہ عبد الصمد خان اچیکرزن شہید کا مقام باقی قتلوں سے مختلف ہے۔ عبد الصمد خان اچیکرزن شہید

اگر شہید ہو اے۔ تو وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا جامِ صاحب کی حکومت میں رہا ہے۔ عبدالصمد خان شہید اگر شہید ہوا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کا ہمدرد و تعاوہ ملچھ ساتھیوں کا ایماندار دوست تھا اس کا صدر آپ یہ دے رہے ہیں کہ جو معاملہ تعاوہ اب ختم، ایسا بھی شہیں ہو سکتا ہے میں اپنے سے کہا چاہتا ہوں کہ عبدالصادر کا نی کی طرح طریف شہید کی طرح اور دوسرا لوگ جو یہاں کوئی میں قتل ہوئے ہیں۔ عبدالصمد خان اپنے کانٹھیں رائیگان نہیں جائے گا۔ انہوں نے جو طرح اپنے خون سے ایک تحریک کی آبیاری کی ہے وہ آگے بڑھے گی اور اگر ضروری ہوا اور ہم فائزون سے غرور ہوئے تو ہم لا قانونیت ہر ایک طبقے سے ابھی طرح جانتے ہیں۔ اس طرح میرے دوستوں سے عرض ہے کہ مولوی محمد شمس الدین کا قتل وہ دھماکہ ہوا سڑک پر ہوا میرے خیال میں اُن کے ساتھ کسی کی ذات دشمنی نہیں تھی اگر ہے تو حکومت بتا دے کہ بھائی فلان سے اُن کی ذاتی دشمنی تھی اس قسم کا احساس اگر اس صوبے میں آجائگا ہو جائے اور حکومت لوگوں کے جان و مال کی حفاظت نہ کر سکی تو جناب والا خود اندازہ کر لیں کہ اس صوبے کا کیا حشر ہو گا۔

یہ حکومت دفعہ ۳۲۱ پر چل رہی ہے ہم یہ دفعہ ۳۲۲ پر کب تک چلتے رہیں گے۔ ہمیں دعویٰ ہے کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں اور ہمیں یہ دعویٰ ہے اور ہماری حکومت کو بھایہ دعویٰ ہے کہ ہم نمائندے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ عوام نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ ہمیں عوام کو سپورٹ کرنے لیا ہے۔ ہمیں عوام کے اعتراضات سننے چاہیں اُن کے اعتراضات سننے بغیر ہمیں کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔

لہذا جناب والا! ہمیں پویں کو صرف امن و امان سونپنے کی بجائے اسکی کارکردگی پر فوج دینی چاہیے اسی کارکردگی پر جانی چاہیے وہ امن و امان کا مسئلہ اُنھوں کو کھدا ہو گا۔ شہزادیوں میں فائزہ نہیں رہے فائزہ نہیں رہے گی۔ اس کے علاوہ اس صوبہ میں جس علاقہ کو امن و امان کے مسئلہ کا مرکز سمجھا جائے تو

ہے وہ بھی سب کو معلوم ہے اور جس علاقہ کو امن و امان کا علم بردار سمجھا جاتا۔ اب ہے اور جس علاقہ نے موجودہ حکومت کی مشینی کی لاد رکھی ہے اس حکومت کو کامیاب کیا ہے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں وہ پستون علاقہ ہے جتنے بھی جلسے ہوتے ہیں وہ پشتون علاقے میں ہوتے ہیں۔ یہ علاقہ جہاں میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں، ہر شخص، ہر فرو، جہوڑی اصولوں پر چلتا ہے اور جہوڑی خطوط پر چلتا ہے۔ جناب بھٹو صاحب کا عظیم اثنان جلسہ یہاں پر ہوتا ہے یہاں سے جلوس نکالے جلتے ہیں۔ جناب ولیخان کے جلسے بھی یہاں پر ہوتے ہیں جلوس بھی یہاں سے نکلتے ہیں اور جناب مفتی صاحب بھی جب خصوصی کلائن

اک تدبیری تو انکو پشتوں علاقہ ہی یہ اعزاز بخشتا ہے کسی اور علاقہ مجھ، خامان، مکران، مری، ڈیرہ
سچی ڈر غیرہ میں نہ کسی سیاسی پارٹی نے آجتک جلوس نکالا ہے اور نہ ہی کوئی یہاں پر کوئی ایسی یا اسی
 تنظیم ہے لیکن جناب والا! موجودہ حکومت کو بھی یہ علاقہ امن و امان میں مدد دے رہا ہے
 اور اس صوبہ میں امن و امان پر خیطر قم خروج کی جا رہی ہے اس حکومت نے اور گزشتہ حکومت
 نے لا کھوں کر دشمن رو سبے امن و امان پر خروج کئے حال نکر یہ علاقہ امن و امان پیدا کرنے کا
 مرکز ہے وہاں کا گڑھ ہے۔ دوسری جانب سے یہاں پر امن و امان کا مسئلہ پیدا کرنے کی کوشش
 کی جا رہی ہے۔ جناب ونیسا علی کوپہ پوگا کہ اندر و فی طبر پر ایک ایسی سازش چلا ہی جا رہی ہے اور
 چلا نہ چلانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ پشتوں علاقہ بھی امن و امان کے مٹر سے درجا رہو۔ جائے مائے دن
 اس صوبہ میں جمہوریت پہنچان پند اور شریف پشتوں شہروں کو افغان اشندے سمکو کو خوات میں
 بندکیا ہوا رہے ان سے اپھا سلوک نہیں کیا جاتا انکے شناختی کا روپیں لئے جائیں آج بھی ریکھیں ایک طبقہ
 ان کے خلاف کام کر رہا ہے۔ اگر پشتوں کچھ کیا جاہیں تو انکے لئے دیسیں علاقہ ہے وہ کاٹ خراسان میں
 جو لشکر ہیں دیگر جمہوریہ سکتے ہیں یہ قتل دکانشانہ پشتوں کوہی کبھی بیرون بنا لایا ہمارا ہے۔ پشتوں کو کچھ
 مکر اپنے تک کیا جا رہا ہے انکے علاقے کو جانے والی ہر سڑک پر ذخیرہ کا حلصلہ قائم ہے اور اس طرح سے
 آنکو اپنے جائز حق سے مخدوم کیا جا رہا ہے میں لاہور گیا ہوں لاہور سے ہندوستان کا بارڈ دیکھا ہے
 جہاں بہت اسمگنگ ہوتی ہے میں نے اور بھی بارڈ دیکھے ہیں نوشی کا بارڈ دیکھا ہے۔ یہاں جناب الائ
 یہاں پر غلط پابندیاں بگا کو حکومت یہ موقوف اختیار کر رہی ہے کہ اس طرح سے اسمگنگ کو روک سے۔
 مٹن والے ضغط طور پر کہہ دیتا ہوں کہ آج یونیورسٹی کوئی چڑھا ہیئے جسے آپ اسمگنگ کا سمجھتے ہیں وہ
 نکوہ ہر قوت مل سکتی ہے ۲۳ لمحہ میں مل سکتی ہے تو وہ پابندیاں لکھانے کا کیا فائدہ ہے صرف
 میں مقصود کے لئے کہ پشتوں میں امن و امان کا مسئلہ پیدا کیا جائے آپ یقین کریں بیلی چیک پوسٹ یہاں
 سات میں کے فاصلہ پر ہے یہاں سے آپ چینی دسکر نہیں لے جا سکتے۔ کجاں چمن کا علاقہ بارڈ
 کے پاس ہے گلستان، بلوستان، پشین اس سارے علاقے میں ایک بوری آٹا بغير پر مٹ کے نہیں لے جاسکتے
 اگر ایک بوری آٹا لے جانا ہو تو پر مٹ لینا پڑتا ہے ڈی۔ سی صاحب کے پاس جانایا ہے مٹ کے پاس جانا
 پڑتا ہے مشکل سے پر مٹ نہیں ہے اتنی پابندی سوائے پشتوں علاقوں کے کسی اور جم ٹونہیں ہے۔

میرا گزارش ہے کہ اسمگنگ کو روکیں اسمگنگ اس ملک کے لئے نقصان دہ ہے اس کے لئے آپ اپنے سرحدیں محفوظ کریں سرحدیں آپ پرے حد محفوظ کریں ان پرے ہر اقدام کریں میں اعتراض نہیں کرو جا۔ لیکن جناب والاچن سے کوئی شخص۔ اپنے بچوں کے لئے اپنے اہل و عیال کے لئے لپٹے گاؤں۔ اپنے بچوں کے لئے جاسکتا اس طرح سے تو اسمگنگ نہیں روک جاتی آپ اسمگنگ روکنے کے لئے کوئی سما استظام کریں میں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ لیکن اگر یہ طور پر پاکستان کا ہے تو مزدشہریوں کو تنگ نہ کیا جائے۔ میں اندھا کردن کا کچھ کے ارادگرد اس طرح حاضرہ اکٹھادیا جائے اور پیشون علاقے کے لوگوں کو تنگ نہ کیا جائے اگر حکومت کو کسی طرح کا خطرہ ہے تو میں یہ نہیں کہنا کہ اسمگنگ کو روکیں اسمگنگ کے لئے آپ لا کر دے جو کہ اسی اسمگنگ کے لئے جو بچوں کو نماجاہی کریں میں ان شریعت شہریوں کو تنگ نہ کریں۔

چمن کے علاقے کے لئے کوئی روڈ کار نہیں ہے نہ ہی حکومت نے اس قسم کا کوئی بنیادیت کیا تو میں کہو جا کر دوہ اسمگنگ کریں مگر دہان پر کوئی کار و بار نہیں ہے کوئی صنعت نہیں ہے کوئی مزدوری نہیں ہے تو وہ اسمگنگ نہ کریں تو اور کیا کریں۔ ہاں میں یہ کہوں گا کہ اگر ایسا ویڑا اختیار کرنا شروع کر دیا جو اس ملک کے لئے نقصان ہو تو اس طرح سے امن و امان کا مسئلہ اٹھ کر اہو گا۔ اور ایک غلط راہ پر چل نکلیں گے عوام جبکہ ہوس نگا اس طرح سے نہ ختم ہونے والا ایک سلسلہ چل سکے گا۔

اس کے باوجود جناب والا یہ علاقہ جمہوریت کے بھرپور اصولوں کا حلم پر دار رہا ہے۔ جو یہ یا ملکا کو جس چیز کی ضرورت پڑتی ہے ان پیشون علاقوں کو ہی منتخب کیا جاتا ہے اور آب جان بوجھ کر ان عقالوں سے پہلو تھی کی جا رہی ہے کبھی ان پیشون علاقوں کو نمائندگی دینے کا خیال نہ آیا اس صوبہ کے دیکھ لوگوں کی نسبت ان سے جان بوجھ کر مختلف سلوک کیا جا رہا ہے۔ جناب والا یہاں پر تاریخ کا سفر نہیں در علیحدہ قدموں کا مسئلہ ہے جناب والا میں اپنے ساتھیوں کو اس تجربہ پر عمل کرنے کی گزارش گزوں گا کہ جب بھی کوئی بھی جمہوریانا کام کیا جائے تو اس پیشون علاقوں کی رائے معلوم کی جائے اور پیشونوں کی رائے کے بغیر اس ملک میں کوئی کام پیدا فری سے سرانجام پاسکتا ہے اور نہ جمہوری کہلا سکتا ہے آب خیال کیا جائے ایسا تھہر کر کل کر پوچھنا پڑے۔ اور اس سے پہلے جناب والا کم کل کو میرے یہ الغاظ ماضی کے صفحات پر ہڑن و حللان کی تعمیر بن جائیں۔ ان عوامل کی روشنی میں اس صوبے میں سیاسی معاشی اور معاشرتی میدان میں پیشونوں کے ساتھ سوتیلی مان کا ذکر بجا نہ ہو گا۔ جو اس بحث سے صاف ظاہر ہے آج اس مزدیاوان میں ایک اہم مکتبہ کی وضاحت کرنے وقت حزب اختلاف کی کمی کا احساس ہوتا ہے جنہوں نے اجلوں کے ہائیکاٹ کے جمہوریت پر علم کیا ہے وہ قیارہ کی سیاست پر چل نکلے وہ اس صوبے کے مختلف انتخابی حلقوں سے منتخب

ہوئے ہیں۔ اور آج آگرہ موجود ہوتے تو بجا طور سے اپنے حلقوں کی نمائشی کرتے۔ کیونکہ عوام نے انہیں رسمی مقصد کے لئے منتخب کیا ہے۔ اسکے ساتھ ساتھ ہماری گزارشات بھی سننے اور چاری رائے کا ذکر اپنے عوام سے کرتے۔

جناب والا! آب میں اخراجات کی تفصیلات تھیں، وصولیاً اور مرکزی مددنیات کا ذکر لے ہو
بلوچستان کی آمدی کا خاص ذریعہ ہماری مالیہ اراضی اور مددنیات کی رائٹی تباہی گیا ہے اس کے علاوہ مرکزی شیکس اور خسارے کو پورا کرنے کے لئے مرکزی حساب سے امدادی رقم کا ذکر بھی ہے لیکن میں مددنیات کی رائٹی کے باسے میں عرض کرنے کا اس پر مددنیات میں شیکس میں اضافہ نہ کر کے رویہ ای صاحب نے مخفف ہمیں ڈیک بجائے کاموتفع دیا ہے اور کچھ نہیں بھائی کو حق شیکس نہیں لگایا گیا۔ اس سلسلہ میں میری راستے قطعاً سب سے مختلف ہے۔ جناب بلوچستان بہت ہی عزیب صوبہ ہے اس صوبہ کی کمی افسوسیہ سے آمنہ نہیں ہے ہاڑکے صوبے کہتے ہیں کہ بلوچستان کی زمین خرازوں سے مدد مال ہے۔ کہ اُن خرازوں کی رقم اعد کافی ہے جیسا ہے اور بلوچستان کا غریب گورہ ان جیپوں سے فدہ کھڑا نہ ہے نہیں آٹھتا۔ رویہ ای صاحب تو شیکس لگانے سے کمزور ہیں لیکن میرا طالبہ ہو گئیں کافیں ہیں کہ نہیں ملے اس کے پیسے صرف پراچہ صاحب کے پاس جاتے ہیں، یا صرف رویہ ای صاحب کے پاس جائیں۔ اور ماربل کے پیسے فاد بخشن صاحب۔ جام صاحب، محمد صاحب اور فلاں غلام کی جیپوں میں جائیں۔

جناب والا! بلوچستان ایک عزیب صوبہ ہے جتنا بھی ہو سکے اسکا بوجھ بلکہ کناہ ہے۔ جس قدر بھی آسانے ہو سکے اور جتنا بھی جلد ہو سکے اس صوبے کی تمام کاؤنٹ کو اپنی ملکیت میں لے بیا جائے۔ اس کے باسے میں میری دلیل ہے کہ کاؤنٹ سے سوائے شیکس کے ان چند جیپوں اور طیکوں کے ہمیں اسکا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہاں اگر فائدہ ہے تو ان مزدوروں کا ہر وہاں کام کرتے ہیں اور باقی کروڑوں روپے سرمایہ داروں کی جیپوں پہلے جاتے ہیں جو یقیناً اس صوبے کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے۔ دوسری بات میں اس حکومت کے لئے یہ کہوں گا میرا مشورہ ہے۔ کیونکہ یہ ملک طور پر ہماری حکومت کے ذریعے ہٹایا کیا جاتا ہے میں لئے ہماں دشوت تو نہیں کہوں گا بلکہ حکومت ہم لوگوں کو پرست دیتی ہے۔ یعنی جبکہ ۵۰ ٹن فلائی کو ۱۰ ٹن اور فلائی کو ۳ ٹن اور پھر لوگ ان پیشوں کو بھٹے والوں کے لاٹھنا چاٹز طور پر بلیک میں فروخت کر دیتے ہیں۔ اور یہ ۵۰۰ ٹن کے حساب سے بحث ہے۔ آہ تھک کسی نے اسکا اندازہ نہیں کیا ہے کہ اس طرح سے کیا نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ

یہی بھٹے والے ایشیں بناؤ کر ہمارے ہاتھ دو سو سال کو روپے ہزار کے حساب سے فروخت کرتے ہیں۔ جب، تم تعمیرات کریں گے اور بلڈنگ بنائیں گے۔ اور جب بھٹے والوں سے ایشیں خریدتے ہیں تو یہ نقصان ہمیں ہر داشت کو زاپڑتا ہے۔ لہنا میرا مطابیہ ہے اور تجویز ہے کہ حکومت خود بھٹے والوں کے ہاتھ کنٹروں ریٹ پر جو کہ غالباً ۱۵ روپے میں ہے کو ملکہ فروخت کرے تو اسکے عوض ہمیں ۶۰ روپے یا ۸۰ روپے فی ہزار کے حساب سے ایشیں فراہم کر سکیں گے۔ اور ہماری تعمیرات سبق نہیں گی اور ہمارے صوبیکارانہ ہو گا۔

رئیساً نے صاحب سے میری گزارش ہو گی کہ آپ نے انکو معاف کر کے اچھا کام نہیں کیا۔ کبھی منکر جو نہ ایسا ہی چاہئے تھا جو کہ یقیناً اُن کے ہاخوں پر ایک زبردست دھماکہ ہو گا۔ وہ NATIONAL USE کو کہا ہو گا۔ جو کہ اس صوبے کے عزیز مزدوری اور محنت کشون کے لئے فائدہ مند ہو گا، ہم کب تک مرکز کے شیکھوں پر مشتمل ہوئے رہیں گے؟ اور جب تک کہ ہم ایکساٹ اور معدنیات کی رائٹی پر داری مدارد سکیں گے۔

ہمیں اپنی معدنیات کو قومی ملکیت میں لے لینا چاہیے۔ (رئیساً نے صاحب وزیر مالیات کی طرف تحملہ بوسہ) ہمیں کیوں نہ ابھی ایسا کر لیں چاہیئے وہی دو سال بعد اگر کرنا ہے تو کیوں نہ دو سال پہلے ہو جائے۔ اور جو فائرنہ صوبے کو دو سال بعد لٹا ہے کیوں نہ ابھی مل جائے؟ بجٹ میں مرکزی شیکھ کی جو ہات سب سے اہم ہے ہو رہ سکتا ہے میں غلط ہوں مرکزی شیکھ کا ۵/۳۶ فیصدی ہمیں تمام پاکستان کی بنیادوں پر ملنا کھا۔ جیسا کہ مشرقی پاکستان کو ملتا تھا اور چونکہ مرکز میں بہت سی منصتوں کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا ہے۔ اسلامی بلاوجہان کا حصہ پڑھنا چاہیئے تھا جیسے یہ کم ہو گیا ہے۔ میری طرف سے اپنی حکومت کو یہ گزارش ہو گی کہ وہ مرکزی حکومت سے رابطہ قائم کرے شاید ہمیں کوئی فائدہ ہو سکے۔ صوبائی شیکھوں کی بات ہے تو چناب اسٹریکر یہ یورانی کی بات ہے کہ صوبے میں گاڑیوں کی تعداد۔ دن بدن بڑھی جا رہی ہے جن میں رکشا، چاڑیاں، ٹیکسیاں، اور ٹرک شامل ہیں۔ لیکن نہایت اسوس ہے کہ اسکے مقابلے میں ان سے شیکھوں کی وصولی کم ہو رہی چاہیئے۔ والیں کو کالا نظر آتا ہے یا استروف قدمہ کوئی غدر نہیں کیا گیا۔ بلاوجہان میں ان تمام ہیزوں پر شیکھ کی وصولی بڑھنی چاہیئے تھی۔ مگر ہماری وصولی کم ہو رہی چاہیئے ہے میری یہ گزارش ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں تحقیقات کرے اور مختلف حکام کو اس بات کی بذایت کرے کہ صوبائی ایکساٹ کے شیکھوں کی وصولی پر احتیاط سے کام لے۔ اب اگلی بات لاد ایشیڈ آرڈر کا مسئلہ ہے بدقتی سے ہمارے آمدی نیکم اور خروج زیادہ ہے ہم نے تحریکدار بہت لگائے ہیں کیا کو کلک سے ترقی دیکر تحریکدار بکالیہ اور کالیہ اور کسی کو جو نیکر کرک سے ترقی دیکر تحریکدار بنادیا ہے۔ لیکن اس کا صلح صوبے کو کچھ نہیں ملا۔ میری

تو گزارشات ہیں اور اب بھی گزارش ہی گردنگا انتکا مرمنی ہے مانتے ہیں یا نہیں مانتے پولیس اور لاد اینڈ آئی اے ایڈارڈ پر کا خرچ ۲ کروڑ ۶۹ لاکھ روپے سے بٹھ کر اس سال ۳ کروڑ ۱۳ لاکھ روپے ہے۔ میں خرچ کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہوں گا لاد اینڈ آئی اے اس صوبے کا اصل ہے۔ اس پر خرچ ہونا چاہئے تھا۔ لیکن جعلتیقے سے خرچ ہوا ہے کم از کم فی یہ طریقہ قابل قبول نہیں ہے۔ پولیس کا یہ اصول ہے کہ دس تھانوں پر آپ ایک ایس۔ پی (S.P) لگائیں۔ ہم نے کمال کر دیا ہے آج بلوچستان میں ۱۲۔ الی۔ پی کام کر رہے ہیں اور ہمارے پاس صرف دو تھانے ایک کو شے اور دوسرا بھی کا جیسیں دس دس تھانے ہیں اور ان جھگھروں پر ایس۔ پی لگانے کا بجز موجو ہے۔ حام صاحب کے علاقے لس بیل کی بات ہے وہاں میرے خیال میں صرف ۳ تھانے ہیں اور قلات میں شاید دو تھانے ہیں۔ خضدار میں شاید تین تھانے ہیں مگر ان تمام جھگھروں پر ایس۔ پی صاحبیں موجود ہیں کیون؟ تھانے نہ ہوں اور آپ ان کو ہڈی کر کے عملہ پڑھائیں اور تنخواہیں بڑھاریں میں سمجھنا ہوں یہ اس بجٹ کے ساتھ ظالم اور نیازدار ہے اور کمال تو یہ ہے کہ ایسی کرپشن میں بھی ایک ایس۔ پی موجود ہے۔ جنکنام سلاچی صاحب ہے ان کا کرپشن کا جھگھرے انکا کام کیا ہے ۴ میں فر تو آج تک کی بڑے کو زشوت ستائی کے لیے اسے میں پیکرشتے ہوئے نہیں دیکھا ہے۔ ہاں بتتہ اگر کسی غریب کسی پیواری کو۔۔۔ اسے پیکرشوت لینے کے لیے میں ایک ایسی کرپشن ہو ناچاہیے۔ کیونکہ میں اس شخصی کو جانتا ہوں۔ اتنی تنخواہیں ہم کہیں سے ادا کریں۔ تیرہ (۱۳) ڈی۔ ایس۔ پی کو آپ نے خواہ خواہ ترقی دیکر ایس۔ پی بنا دیا ہے۔۔۔ خزانہ پر بوجھ ہو گا۔ ابھی نہیں میدے میں نہیں بھائی ہیں اس کو ڈی۔ ایس۔ پی چلا سکتا ہے۔ قلات میں دو تھانے ہیں۔ اسکو ڈی۔ ایس۔ پی چلا سکتا ہے۔ خزانہ میں دو تھانے ہیں جس کو ڈی۔ ایس۔ پی چلا سکتا ہے۔ کوڑا صوبے کا کرنجہ اور سبھی دو ایسے تھانے ہیں۔ جہاں پر ہمیں مرف المیں پل کی ضرورت ہے۔ جو ایسی کو ترقی دیکر مختلف طریقوں والا کو پری دیا جائے ہے جو کہ اسے خزانہ کے ساتھ طلب اور زیادتی ہے ایک اور غریب بات ہے میں اسیں آئی ہے۔ خانہ غلط ہو بعنی یہ ساتھی کسی پہنچنے ہوتے ہیں جو ہمکا تاباہی کو دیکھ لے۔ اسکا فائدہ اسکو یہ ہوتا ہے کہ مشلا جھکوٹھے سے قلات تبدیل کر دیا ایک مہینے کی تنخواہ ادا ڈی۔ اے میں گے۔ دو مہینے وہاں گزارنے کے لیے۔ پھر مجھے تبدیل کر دیا جائے پھر ایک مہینے کی تنخواہ ادا ڈی۔ اے۔ ڈی۔ اے۔ دیاں بھی ایک مہینے گزارا مجھے پھر تبدیل کر دیا سبیلہ پھر فی۔ لس۔ ڈ۔ اے اور ایک مہینے کی تنخواہ یہ سلسلہ اس غریب صوبے کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ آپ کے پاس ذائق فنڈ موجود نہیں اگر کسی پر مہربان ہوتے ہیں تو پھر انہیں پسے فنڈ سے دے دیا کریں۔ لیکن صوبے کے بجٹ سے کوٹھے

قلات اور قلات سے کوئی اور آپ بھوپر احان کرنے جائیں تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں نے ضمنی بحث پر کہا تھا مسجد اول کے ۳۲ افسر بکار خاص کو پچھو سات ہیں سے بیکار بیٹھے ہیں۔ ندوہ کام کرتے ہیں نہ کام کی کوشش کرتے ہیں مژکوں پر بھرتے رہتے ہیں۔ گپ لکھتے رہتے ہیں جام صاحبکے خلاف بولتے رہتے ہیں۔ میرے خلاف بولتے رہتے ہیں اور ہیں کہ آخر میں درہزار روپے کی تخریج لے لیتھیں۔ اس طریقے سے یہ بحث خزانہ ہو سکتا ہے دو دن میں خزانہ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ اس خزانے کے ساتھ مطلوب ہے۔ نظم و نسق پر ایک کروڑ ۸۳ لاکھ روپے سے بڑھ کر آپ اسکا خرچ دو کروڑ ایکس بیس جاؤ نکال کر جس وقت اس صوبے کے لوگ زیادہ دھشی لگے جس وقت اس صوبے کے لوگ بھرگا لوگتے۔ جس وقت اس صوبے کے لوگ گورنمنٹ کو زیادہ خراب کرتے تھے۔ اس وقت یہ مشکل درپیش نہیں تھا صرف ایک لے جی جی انگریز صوبے کو چلا تا تھا۔ اس کے باوجود دکھ سارے پھان سارے بلوچی و سکے ساتھ لٹکنے پر آمادہ تھے ہم سب مذہب کی بنابر انگریز کی مخالفت کرتے تھے۔ صرف ایک ڈی یہ صاحب کو میم بیٹھ کر تمام صوبے کو کنٹرول کرنا تھا۔ آپ ہماری حکومت تین گھنٹریاں بنا رہی ہے جیسے ہمارے پاس روپوں کے خزانے پر ہوں کرح جی چلہے کر دیا یہ صوبہ اتنی گھنٹریوں کا تتحمل نہیں ہو سکتا وہ نہیں ٹوٹتا تو اس میں دو گھنٹریاں تھیں اور اونہ عادل وغیرہ اور اس سے پہلے ایک ایک گھنٹرے میں کرنسے اس صوبے کو چلا دیا ہے اور اب یہ تین گھنٹریاں صوبے کو نہیں چلا سکتے۔ میری پھر دلیل بھاڑکی کرنا دبڑھانے سے بچو نہیں ہوگا اسی انتہاد بڑھانی چاہیئے اور لوگ ایماندار ہونے چاہیں جب ایک اے۔ جی۔ جی۔ ایک ایسے وقت میں جب اسکے خلاف نفرت ہو اسکے خلاف مذہبی نفرت ہو اسکے خلاف لوگ جد بات رکھتے تھے اسکے خلاف سیاسی خرکیں چلیں وہ اس صوبے کو کنٹرول کر سکتا ہے تو کیا جوانہ ہے کوئی گھنٹروہ بھی ایک صوبے کے باشندے ہوں وہ اسکو کنٹرول نہیں کر سکتا۔ ہاں اس وقت ایک بات ہوتی تھی۔ سرداروں والی میرے دوست بُرانہ مانیں اس اے جی جی کے پاس گھنٹروں کی فوج جو تھی وہ سردار تھے اور اس وقت ایک اے جی جی سارے صوبے کو گھنٹروں کرتا تھا۔ آپ بھرے خیال میں اس صوبے کی کیا تھا۔ کلمہ ہے دو گھنٹر کافی ہیں یعنی کوئی کوئی اور قلات کے لئے۔ اسکے علاوہ سوائے ہے۔ اے۔ ڈی۔ اے۔ اف۔ تعداد کے چڑکے بچوں ہو گا۔ میں اسکی بالکل مخالفت کرتا ہوں۔ کوئی مانتا ہے یا نہیں مانتا۔ حالات کیلئے پہلے ہوتے ہیں عمارت و شارعات اس سے سکول ہسپتال ڈسپنسری چھوٹے مکانات انکی مرمت ہو سکے۔ عوامی حکومت سے پہلے جب یہاں لوز کشاہی کی حکومت کی میرے جو سماں تھی یہاں

بیٹھے ہیں برا نہ مانیں یہ پسے سر کاری لوگوں پر خڑا ہوتا تھا اب وہاں سے معاملہ لوچن جکا ہے جاہینے تو یہ تھا کہ اب یہ پیسہ غربیوں کے پاس آتا بلکہ اسکے پیسے اب ذرا صاحبان کے پاس چلے جاتے ہیں مجھے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جام صاحب کے لئے ایک گیت ہاؤس بن رہا ہے۔ اب لمبی جوڑی رقم اس پر خڑا ہو رہا ہے۔ میرے خیال میں یہ نہیں ہونا چاہیے۔ ریاستی صاحب جب وزیر بنے تو انکو بندگی کی ضرورت تھی تو میر تمدن روظیہ اُن کے لئے ایک بندگی منتخب کیا گیا اسکی طرف حکومت کی طرف سے مردت ہو چکی جو ایک وزیر کی پوزیشن کے مطابق ہوتا ہے وہاں خڑا ہوا دنگل تیار ہوا ہمارے آج بھی پولیس کا بندگی خالی ہوا تھا ریاستی صاحب نے کہا کہ میں وہاں نہیں رہوں گا اور ریاستی صاحب اس دوسرے بندگی میں منتقل ہو گئے ریاستی صاحب کے اس بندگی پر خڑا ہوا دھوکہ کو خالی کر دیا گیا۔ وزیر کیلئے تیار شدہ بندگی ایک عام آدمی کے بندگی سے تبدیل کر دیا گیا۔ اس سے ات ہوئی تھی اس نے کہا جو سے وعدہ کیا گیا ہے امداد سو امور گورنمنٹ دیتی ہے مردت کا خڑا علاوہ اس اس وقت اس میں ہمارے میکری طریقہ امداد طریز رہ رہے ہیں۔

آب ایک اوس سینکڑلیالیشین فرم سے میرینڈیز انجن خریدے ایک انجن کی قیمت ۹۰ ہزار سے زیادہ ہو گی میرزا انجن آئے پہلے نیپے حکومت نے اسکو کاغذات میں ظاہر کیا کہ فلاں کو ملے فلاں کو نہیں ملے۔ پھر بھی حکومت آئی جو ہماری عادت ہے یعنی گزدی ہوئی حکومت کے فیصلوں کی عدم عزت نہیں کرتے انہوں نے تقیم کرنا شروع کیتے۔ جام صاحب کی حکومت آئی اس نے بھی مالی فیصلوں پر کہا کہ یہ بالحل خلط ہے اور وہ ابھی تک گوراموں میں پڑے ہیں میرے خیال میں ہمیں ان پر لاکھوں روپے سود دینا پڑے گا یہ اسلئے ہوا کہ ہم پرانی حکومت کے فیصلوں کو کیوں مانیں ابھی تک یہ تقیم نہیں ہوئے۔ یہ اس سینکڑلیالیوچستان کے خلاف تک جاری رہے گا۔ اسکا شائد سود بھی کروڑ روپے تک ہو جائے گا۔ جناب ایسا نہیں ہونا چاہیے غریب ہو بے کے ساتھ کم از کم ہمارے پاس گورام کے ہوا سے پاس کمرے تک کہیں لسلیے ہیں یا خواران میں رکھ دتے کھڑکی کم ہیں وہ سود دینا پڑتا۔ اگر آب بھی حکومت نے انکو نکالنے کی کوشش نہ کی تو ہمیں دعویے سے لفڑیوں کم اسکا سود ایک گروپ تک پہنچ سکتا ہے۔ ہمدا بجٹ اس طرح فضول سود پر خڑا ہو رہا ہے ایسا نہیں کہ ہمارے کے ساتھ لے کے ساٹھ لے کے ساٹھ زیادتی ہے یہ رقم سود پر کیوں خڑا ہو رہا ہے۔ میں گورنمنٹ سے گزاری کرتا ہوں کہ اسکا فری بندوبست کرنا پچاہیتے۔

اس کے بعد آر۔سی۔ڈی۔سی۔ اس پر میں ایک پیسہ بھی خڑا کرنے کی مخالفت کرتا ہوں۔

یہ مرکز کا معاشر ہے تین لمحوں کا آپس کا باہمی معاملہ ہے اسکے ساتھ بلوچستان کا کیا تعلق اپر بلوچستان جیسے عزیب صوبہ کے بجٹ سے کیوں خرچ ہوا اس روڈ کاٹ کرنا مرکز کا معاشر ہے ہمارے بجٹ سے لاکھوں روپے خرچ کرنا میں تو اس پر ایک ٹیڈی پسی کے خرچ کی مخالفت کر تاہوں بلوچستان جیسے عزیب صوبہ کا ایک ٹیڈی خرچ کرنا بھی زیادتی ہے الگ ہمارے بجٹ کو اس سے نکال جائے تو صرف ہمارے علاقے میں صرف ۱۵ میل کا طحراط ہے جس سے فائدہ پہنچا ہے میں حکومت سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس پر ایک پسیہ خرچ نہ کرے۔

اسکے بعد سیداب سے بھی بلوچستان کے کئی علاقوں کو کافی نقصان پہنچا ہے اس سال بھی پہلے سال بھی بلوچستان کے کئی علاقوں میں سیداب آیا۔ میں پشتوں آباد کے علاقے میں جناب فیصلی صاحب کو پہنچ ساتھ لے گیا ان لوگوں کو اسکو بیس جگہ دی گئی وہ اسکو میں پڑھ رہے اور جب امداد کا موقع آیا تو آج تک پشتوں آباد کے کسی شخص کو امداد نہیں ملی۔ خراسان، سکران یا دیگر کسی علاقے کو کیا بلا ہوگا فنڈ آتے ہیں باشت بھی دے جاتے ہیں مگر کس عزیب پر کوئی لوچ نہیں دی جاتی اپنی تقدیر میں کہتے ہیں سیلاپ آیا، کاریزات کو نقصان پہنچا لاکھوں افزاد اس سے متاثر ہوئے فصلات ضائع ہوئے وغیرہ ایک جگہ کے لئے دس ہزار روپے دے گئے پھر ایسا دس ہزاریوں وغیرہ آپس میں باشت لئے ہاتھ غائب ہیں نے تجویز پیش کی کہ بند باندودی جائے۔ ہر سال پسیہ خرچ ہوتے ہیں مگر لوگ بتور مشکلات سے دوچار ہیں جو بھی لوگ قلات، سکران، خراسان وغیرہ میں اس سے متاثر ہوئے ہیں انکی پوری طرح سے مدد کی جائے۔

خراک کے معاملے میں ہمارے جو ٹھیکیدار صاحب کام کرتے ہیں۔ ٹھیکہ پر کام ہوتا ہے۔ ٹھیکہ پر کامیاب ہے پیشتر خرچ ایک بیت شید میں آئی گر ایک ٹھیکیدار نے ٹھیکہ پر کام لیا اپر تیس ہزار روپے خرچ ہوتے اس نے آنکھ درخاست دے دی کہ کسی طرح سے نقصان ہو گیا ہے اور اسکی درخاست پر منتظر صاحب نے لکھ دیا کہ اس سے رقم ضرور ادا کر دی جائے۔ اب یہ رقم ادا ہو گی حالانکہ اس میں واضح تھا کہ حکومت ذمہ دار نہ ہو گی بدل میں ٹرک لوٹا جائے کیونکہ رقم کا نقصان ہو جادئے ہو خدا کرے کیا ہو کھانی سکندری حکومت کی نہیں ہے اس لئے جناب والائی نہیں ہوتا چاہئے۔

جناب والا! کسی چیز میں آتی ہیں تقسیم ہو جاتی ہیں اب، مثال کے طور پر بلشوں، آریہے ہیں کوئی ٹکیٹ یا کسی شخص سے نہیں بوجھا جاتا کہ کیا طریقہ کار ہو۔ ہر میز ممبر پہنچنے والے نیابت کے معاملات

جان لئے ہے جو دوسرے نہیں جان سکتے لیکن یہ چیزیں دینے کے لئے کوہ مطریقہ کار ہونا چاہیئے۔ اسٹڈی جو کوہ پیچرے ہو حلقوے کے نمائندے کے مشورے سے دی جائے اس طرح سے اپنی مرضی سے کوئی چیز نہیں جائے۔ یہ طریقہ بالعمل غلط اور ناقص ہے میں اس کی بعد مخالفت کرتا ہوں۔

تفاوی بانٹھی جاتی ہے مگر مستحق لوگوں کو دے دی جا قبیلے میں کوئی مارکیٹ کے ان اشخاص کو جانتا ہوں جنہوں نے تفاوی سے رقم لے کر اپنی دکانیں بنالی ہیں۔ لیکن جو عزیب تھا مستحق تھا انکی رہخواستیں بھی پلی گئیں۔ اور جو بااثر تھا اسے یہ رقم مل گئی اور مستحق لوگ اس طرح سے رہ جاتے ہیں۔ تفاوی عزیب کو ضریب تھی اسکا کیا ہے کا اسکا کیا ہو گا۔ تفاوی جس عزیب کا نتیکار زمیندار کو ملنی چاہیئے تھی، عزیب کسانوں کو دینی چاہیئے تھی۔ کسانوں کا ذکر آیا تو کسانوں سے مستحق مجھے ایک ماں یاد آئی۔ کسانوں کے ساتھ بڑا ظلم ہو رہا ہے بعض علاقوں کے زمیندار آئین قانون کے مطابق مزارعین کو حق نہیں دے رہے ہیں۔ اور غلط مبانی مکر ہے ہیں آئین اور قانون بوجم سب کے لئے تابل احترام ہے اسکے مطابق جو بھی کاشتکار ہو جو جطروح سے قانون بیسجا سے مطابق اسے حصہ ملنا چاہیئے۔ بے چارا کسان مردوں میں گردیوں میں اسے کاشتکار جو بوکر کاٹ کر بنا کر ہیں کھلاتا ہے اسپر اتنا نہ ظلم کیا جائے خدا کی زمین ہے جو اس پر کام کرتا ہے اسے کم از کم پورا اخن ملنا چاہیئے۔

جناب والا! جس بات کی میری تقریب میں مجھے شروع میں ذکر ناجاہیئے تھا وہ بھولی ہوئی بات یہ ہے کہ اس صوبے میں جمہوریت مفقود ہے۔ وہ جمہوریت جس کے لئے ہم نے سالہا سال کاوشیں کیں۔ جس کے لئے ہم نے سالہا سال تکلیفیں اٹھائیں اس جمہوریت کے ہم سب درپیے ہیں۔ ہم سب اس جمہوریت کا گلا گونٹ رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ جنکو میر، وہ وقت یاد دلار ہوں کجب نیپ کی حکومت تھی آپ حزب اختلاف میں تھے۔ آپکو اخبارات کی مزورت تھی۔ آپکو اخبارات کے ساتھہ تمردی تھی۔ اسلئے کہ آپ اپنے جیانات چھپوانا چاہتے تھے۔ اور اپنے خیالات کو پیش کرنا چاہتے تھے۔ لیکن جب اقتدار میں آئے اور اقتدار کی کرسیوں پر بیٹھے تو آپ وہ وقت بھول گئے کیونکہ آپ کا مقصد پورا ہو گیا۔ لہذا میری اپنے دوستوں سے گزارش پہنچے کہ اگر آج حکومت میں ہیں کل آپکو پھر سماں ناٹھیکا کل بھر آپ حزب اختلاف ہیں ہوں گے۔ اور پھر اسی جنگ اور مشرق کے چکر لگاتے پھر میں گئے اور انکی منیں کریں گے۔ جس دن سے ہماری اس اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا ہے۔ ہمارے

اخباری نمائندے ایک گھنٹے کا پائیکاٹ کرتے ہیں۔ اور دیساں صاحب کو ہر فکل ہی آیا اور پہنچ آن آنڈ
پہنچتے ہوئے ذریما کہیں جاتا ہوں اور خبر ذریموں کو سنتا ہوں سمجھائی جب۔ ۲۰۔ ۲۴ دن سے شیش چل رہا تھا اب کو
کیوں نہیں آیا کہ پیرے ملک کے صفائی ہیں پیرے صوبے کے صفائی ہیں۔ جمہوریت کے علمبردار ہیں میں ان سے پہنچا رہا
گردیں گا کہ وہ کی خواہ تھوا.....

وزیر اطلاعات... (ہمروں علی خاں مگس)۔ بلوائٹ آف ارڈر جناب کیا ہیں پوچھ دستا ہوں کہ دیساں چلتا
کہ دیساں نہیں آیا میکن مزز میر صاحب کو بھی.....

مسٹر گورنمنٹ اچکرنی

میں نے تپیٹے دن ہی پوائنٹ آف ارڈر دھلایا تھا۔

تمہارے پہلے دن ہی جب اسپیکر صاحب یہاں تھے ان سے کہا تھا بچوں کا ہر سوئے باں کاٹ کیا ہوا ہے
اور جمہوریت میں اسپیکر پائیکاٹ نہیں کیا کرتے۔ اور جو انہیں نہیں کرنا چاہیے تھا ان کو بھی میں نے چھٹی تھی جی بتتا
چونکہ ہمارے اختہار کی نمائندے نہیں ہیں لہذا ایک گھنٹہ کے لئے جناب اجلاس ملتی کر دیکھئے مگر انہوں نے نہیں ملا۔
اور کیا کہ میں ان کی فرودت نہیں ہے اور فرمایا کہ یہ نمائندے سے موجود ہیں ان کے الفاظ تھے اور میں نے اپنی چھٹی
خواب کی میری لائپے انباری نمائندوں سے گذاشت ہے کہ کل یا اج من دونوں حضرات کی تقدیریں بالی ہیں۔ دوہ فردا کہا یا کہ
کریں) یا کہ ان کو دیر پتھر چلے کہ اگر چاہ گھنٹے میں بودن گلاران کو حلم سوجلتے لا جب ان تھاریں کو جھٹپٹ نہیں چھوپے کا بشرط
نہیں چھاپے گا۔ اور انہیں یہ اندازہ ہو جائے گا کہ انباری نمائندے کیا ہوتے ہیں اور ایک پوری سماں تھے میں انکی
کیا خصیت ہوا کرتی ہے رسول کیا جتوں صاحب نہیں ہیں) نہیں دہ یہاں موجود نہیں میرہ جتوں صاحب کو مدد
اکھامات دہتی ہے وہ پریس والوں کو بلاتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ فلاں جر کو چھاپنا ہے فلاں کو نہیں پھولنا ہے میں
اس کی ٹھوس مخالفت کرتا ہوں جو جمہوریت ہم طریقہ طحل سے یہاں لائے ہیں اگر میں پریس والوں نے حصہ نہ ملیا
ہوتا تو اچ اس مrobب میں ہم اس طرح ایک درمرے پر تقدید نہ کر دے ہوتے ہم ایک دوسرے کو تقدید کا خانہ نہ بنانا
سلکتے اور ہم ایک درمرے کو صحیح راستہ نہ بتاسکتے۔ جو حکمران آیا جو کھنزیر صاحب آئے اور اپنے پیلے قسم کرنے
لے ہے اور دل حقیقت پریس لے جمہوریت لائے کے لئے بہت ہم کردار ادا کیا ہے۔ جمہوریت میں دل جیزوں بہت
اہم ہیں ایک تو پریس کی آزادی اور دوسری طریقہ تقدیر کرنے کی آزادی۔ مجھے بڑے انسوس کے ساتھ کہنا پڑ لیا ہے
کہ ہماری کاسٹ حکومت نے اپنی دانستہ جو بھی کام کیا اسے توبیش کیا اور بڑا صاچڑا کر پریس میں دیا ایسا نہیں
ہوتا چاہیے میں مکمل طور پر اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ جب تک مگر کوچوں میں لوگونے نجیس کے جو بہت لکھاں

کے ہر جو ک میں لوگ آپ پر تنقید نہیں کر سکتے اور ہر یار ک آپ کو صحیح راستہ نہیں پتا ہے اگر آپ ہرگز صحیح را ہ بہتر نہیں چل سکتے۔

دنیا میں اکی دجس سے اور اس کے مل بھتے پر ٹھیک ہے آپ حکومت چلا سکتے ہیں اور اگر بڑھا سکتے ہیں مگر آپ کو اپنی عذیلیوں کا پتہ نہیں چل سکتا۔ یہ رکیت دکھنے والا ہر آپ کی عادت سے متاثر ہوتا ہے جو آپ کی حکومت کی پالیسی سے متاثر ہوتا ہے۔ تودہ شخص اور اسی شخص کی آزادی آپ کو صحیح راستہ دکھلا سکتی ہے میں بالکل مخالفت کرتا ہوں پر میں کو مکمل آزادی حاصل ہوں چاہیے پر میں کی آزادی جس ملک میں نہ ہو میر میں کی آزادی جس موبیلے میں نہ ہو وہاں پر ان صاحبائیں (سکریٹریوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اک حکمرانی شروع ہو جاتی ہے لذکر شاہی کی حکمرانی نہ ہوئی راتیہ وزیر صاحبائیں جنکروں کا بینہ کے اجلاسوں میں بیٹھ کر پہلے ہی اس بیٹھ پر خود غوص اور لٹک کرن چاہیے تھی ماہدوں نے ٹکرائیں اسی میں عالفت کیا کیوں؟ اثر صوف لذکر شاہی کا یہی اس حکومت سے اتجہل ہے اور سلطانی سیہے کے جب تک آپ پر میں کو آزادی میں دیں گے اور جب تک خرید تقریب کا سلسلہ ہرگز آپ کی لذکر شاہی کی حکومت دے چکا فوجی بکھرا پڑتا ہے جب ہی کسی دزیر صاحبائی سوال کا جواب نہیں بن پاتا یعنی جب میں کسی دزیر صاحب سے کوئی سوال بار بار تفصیل سے پوچھتا ہوں یعنی جانئے کہ ان کا سیکریٹری دہان پیچا ہوا ان پر ہستا ہے۔

اندوں! میں دزیر ہوں اور میرا سیکریٹری بھجوہ رہے؟ کیا حکومت ایسے چلا کرتی ہے دزیر صاحبائی کے آئندہ سیکریٹری نہیں مانتے اس یہ کوہ دہ پر ہستا ہے۔

ہم تو آج تک ان اجلاسوں میں دیکھا ہے جس دزیر صاحب کو کسی بھی سوال کے جواب دہی ہیں خلی در پیش آتے ہے اور وہ پریشان ہو جاتے ہیں تو وہاں سے ان کے سکریٹری جس نے یہ جواب دہ تک کیا ہوتا ہے ذریعہ صاحب کبے بھی ہر ہستا ہے۔ سو پیس میں دزیر ہوں اور میرا سکریٹری بھجوہ رہے؟ یا میں دزیر ہوں اور اسیلی ہیں ہم سے سوال کا جواب منتظر ہے قسم خدا کی کہ ایک منت بھی دشمن سکریٹری نہیں رہ سکتا۔ جا ہے اس کے لئے مجھے کیوں نہ جانا ہڈے۔ آپ غور کریں جام صاحب ہمارے دزیر اعلیٰ ہیں، ان کو تمہن چار دفعہ سوالوں کے جواب منتظر میں انہوں نے سکریٹری صاحب کا کیا کیا؟ ادھر صرف فصر کرتے ہیں اٹھر صاحب ر سیکریٹری اسیلی، یا خافی صاحب ر اسٹنٹ سکریٹری اسیلی، پڑا نکا کیا تقدیر ہے؟ آپ کا جو کام کیا تھا ہے اور آپ کے لیے جواب فراہم کرتا ہے اس کو کان سے پکڑوں اور کہیں آپ سکریٹری ہیں۔ آپ گورنر نہیں ہیں آپ حاکم ہیں ہیں آپ صحیح کرنے کے لیے ہیں۔

مجھے دفتر واہنیں ہے اسایہ میرے ساتھیوں کو یاد ہرگاہ، وہ یونٹ کی دعوات میں شاید لاکھ خان صاحب سے

جب کو ذکر شاہی بہت زدید ہے پر تھی وزیر ما عہب نے اُڑ کیا اور سکریٹری نے اس کی تعقیل نہیں کی اور کہہ دیا کہ
یہ نہیں مانتا انہوں نے اسی وقت اس سکریٹری کو نکال دیا بڑی تجھ پکار ہوئی تو ذکر شاہی کی طرف سے مگر
بے سود۔

تجھے افسوس ہے کہ جہاں سکریٹری ہے یا قوانین پچھو کا لایہ ہے؟ کچھ فرد ہے؟ کہ ذمہ دول کی کچھ
پر فراہ نہیں کرتے میں کیا کہہ سکتا ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں ایک ذمہ دول کی میثیت سے سوال کا جواب نہ دے
پاؤں۔ اور میرا سکریٹری تجھے پر فیضے یہ صرف اسلئے کہ آپ لوگوں نے جمیرویت کا گلا مکونٹا ہے آپ لوگوں نے
یہ سمجھ لیا ہے کہ آزادی نہیں ہے۔ رجہہ کے دافع کے بعد جبز بات کے ماحول میں جب بیان قتل و قتال ہو سکتا
تھا اور وہ اتحاد پیش آسکتے تھے۔ آپ کو چل ہے کہ لوگوں کو سخت اکثریت دلے اقلیت والوں کی باتیں کرتے اور
کیا ہوتا۔ یہی تو کوئٹہ کے شہروں کا مشکوہ ہوئی اگر وہ اپنے جذبات پر ثابت نہ کھتم معاہدہ کیں کہیں
آج کوئٹہ کی سرگوں پر آپ کو لا شیں ہی لا شیں تظریں ہیں۔ میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی دلکشی
بند کر دیں اور صرف اسلئے ایسا ہوتا کہ آپ نے دفعہ ۱۰۰ ہم اکو ختم نہیں کیا ہے۔ آپ لوگوں کی تباہی پر نے زلٹے
ہیں بیان کیا کچھ نہیں ہوا۔ میں دھن بخوبی پر سخن پریسی کو چلائی کی کوشش کی اور یقین جانتے کہ
اگر ہمارے ساقیوں نے صحیح ایسا کر لے ہی کوشش کی ہے اس کی سخت مخالفت کریں گے۔ اور
پیشتوں خدا پاری اس سمبلی میں بھی اور سرگوں پر نکل کر بھی اس کی پر ذور مخالفت کرے گی۔ کیونکہ جو
اس پر عستاخان میں دبارہ ذکر شاہی کی حکومت نہیں سونے دیں گے۔

جب والا! میں آپ کے تو سطح سے جام صاحب کو بیانا چاہتا ہوں کہ یہ جمیرویت بڑے جان جو کھوئے جائیں گے۔
یہ کل کا کھیل نہیں۔ وہ پونٹ کو ختم کرنے کیلئے لوگوں نے بڑی تربیتیاں دی ہیں۔ یہ صوبہ بڑی مشکل سے بیٹھا ہے۔ بڑی مشکل
سے لوگوں کو یہ آنا وحیلی ہے کہ وہ اپنے ہمہ نہدوں کو لے کر پڑیں۔ بڑی مشکل سے ہمارے آئین میں ذکر شاہی کے لئے
اتھنی سی جگہ (ہاتھ سے اشارہ کرنے ہوئے) نہیں ہے۔ لیکن تجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ
پلوچستان میں آپ بھی وزیر دول کی حکومت نہیں ہے۔ سیکریٹری غلط جواب تیار کتا ہے۔ اور وزیر ایسکو
پڑھتا ہے سیکریٹری کو کانپنا ہا پہنچنے تھا کہ میں نے غلط جواب دیا ہے۔ لیکن تجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے،
کہ وہ جواب دیتے ہیں اور ہمارے وزیر ما شمار اس خاموش میں اس طرح حکومتیں نہیں چل کر گئیں۔
”پریسی کی آزادی“۔ میں جام صاحب سے کہتا ہوں کہ اگر کل اس سمبلی کی کارروائی اسکا ایک
لفظ بھی پریس نے نہ چھاپا تو ہم اسکی اپوزیشن کریں گے۔ ہم بولتے ہیں اس لئے کہ ہمارے بھائی ہیں
اس لئے ہم کہتے ہیں کہ وہ پڑھ سکیں میں ہمیں تنقید کو خوش آمدید کہنا چاہیے۔ ان لوگوں کو خوش آمدید

کہنا چاہیئے جو ہمارے اور پر تنقید کریں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ بالکل چب رہیں اور وہ جو کچھ کریں کرتے ہیں ان کے لئے قانون ہیں کوئی بھی سایسی پارٹی کو وہ آپکی مخالف ہی کیوں نہ ہو اس کو سنیں وہ آپ کو سیدھا راستہ بتائیں گے۔ ہر ایک کو تحریر و تقریر کی آزادی ہو جو یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ موجودہ حکومت کے وزیروں میں کتنی قسم کا تعاون نہیں ہے۔ پرانچہ صاحب لوکل گوفنٹ کے چیف منظر ہیں مژرلو سفت صاحب زراعت و تعلیم کے چیف منظر ہیں۔ سب چیف منظر ہیں کوئی وزیر نہیں ہے ہر ایک وزیر اپنے حکمر کا وزیر اعلیٰ ہے جو ہمارے لئے شرم کی بات ہے یہ موبیکے لئے شرم کی بات ہے۔ معمولی سی بات پر اگر وزیر اعلیٰ کہے تو نہیں سنتے آپ نے انہیں وزیر اعلیٰ بنایا ہے۔ لیکن کچھ تو پارٹی ٹولن ہوتے ہیں وزیر کو وزیر اعلیٰ کی بات پر کوئی مخالفت کرنے کا اختیار نہیں ہے جبکہ آپ نے انہیں وزیر اعلیٰ چاہیے۔ اگر جام صاحب (مولوی) سی بات کسی وزیر کو کہتے ہیں کہ بھائی فلاں بات غلط ہے تو استغفار پیش کیا جاتا ہے۔ اگر آپ انکو وزیر اعلیٰ نہیں مانتے تو کمی اور کمی وزیر اعلیٰ بنادیں۔ مولوی محمد حسن شاہ صاحب یا مولانا صالح محمد صاحب کو وزیر اعلیٰ بنادیں۔ لیکن پارٹی ٹولن ضرور ہونا چاہیے۔ اگر یہ حکمت ناکام ہوئی تو صرف اسلئے ہوگی کہ وزیروں میں تعاون نہیں ہے۔ میں نے بھٹڑ صاحب سے کہا تھا۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ آپ اس دنارت میں آئیں۔ تین نے انہیں کہا تھا کہ اس دنارت میں میں نہیں جا سکتا۔ آپ بھی میں دہی کہتا ہوں کہ میں اس دنارت میں نہیں جاتا جہاں پر تعاون نہیں ہے صرف آپا شی کا وزیر بک سن کیا کر دنگا۔

"پائیپر" اس کی تجیہت تین روپے نٹ ہے ذمینداروں میں تقیم ہوئے کسی بھی عوای آدی سے لبیل سے لیکر چن تک وزیر اعلیٰ صاحب نے نہیں بو جھا۔ ہم نے آپ کو وزیر بنایا ہے اسلئے نہیں بنایا کہ جو آپ کے جا میں آئے کرو۔ پائیپر تقیم ہوئے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوئی۔ میں پھر اس حکومت سے گذاش کر دنگا کہ بھائی خدا کے دیے پر لیں کو آزاد کرو جو ہمین سیدھا راستہ دکھاتا ہے کم از کم ہمیں ہی تنقید کا نشانہ کیوں بنائے ہم سے مراد یہ ہے کہ ہم اخبار پڑھ کر یہ سمجھ سکیں کہ یہ فلاں آدمی میں خامی ہے اور ہماری یہ خامی پر لیں نے نکالی ہے اور ہم اس پر عذر کر سکیں اور صحیح طریقے سے چل سکیں۔

آپا شی کا یہ حال ہے کہ اسکلیڈ کوئی مسلم موجود نہیں ہے۔ لبیل میں دس ہزار کی آبادی نہیں ہے۔ خلیل سے دو تین ہزار کی آبادی ہے اور ان کے لئے پانی پینے کا خرچ ہے پچاس لاکھ روپے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ سرانان کے ارد گرد کا علاقہ بالکل شور پاؤن پیتے ہیں تا اب بھی میں پانی اکٹھا کرتے ہیں وہاں سے پانی پلتے ہیں وہاں اسی تالاب میں سے گدھ سے اور

گوئی سے بھی پانچ میتے ہیں۔ لیکن ان کے لئے رہنمائی صاحب کے بھجٹ میں اتنی بُنگاٹ نہیں ہے کہ انکو پانچ فی بلڈنے وہ فر رہے ہیں یہ انکی صحت کا دلٹہ ہے شاہینان صاحب کے استحمر میں اس پر اعتراض نہیں ہے کہ شاہینان صاحب کو اسمحمد میں کیوں پانچ دیا گیا ہے۔ وہاں ۵، ۳، ۵ نیمیں گئی ہیں اچھا ہے لیکن کچھ اس بارے میں توازن تو ہونا چاہئے۔

میر شاہنواز خان شاہینانی — پرانست آن آرڈر۔ میں محمود صاحب کا بڑا خکور ہوں کہ دس نے اپنے ذکر خیر سے سب کو توازن اہے اور اگر وہ مجھے نہ توازن تھے تو مجھے دکھ ہوتا اسلئے میں خکور ہوں کہ انہوں نے میر نام لیا ہے۔

میر محمود خان اچکزئی — جناب والا۔ میں عرض کرو رہا تھا کہ اس کے لئے کچھ صولہ پہنا چاہیے۔ میں ہر دلکی آبادی پر پھاس لاکھ خرچ کرنا۔ اس کا سردے کیا گیا ہے نہ دکھنا گدھے۔ اب میں ہر دلکی آپ پھاس لاکھ خرچ کرنا ہیں۔ یعنی لاکھ پر کچھ لاکھ بھی خرچ نہیں رکتا۔ کیا یہ سادت نمودی ہے۔ لیکن اسلام کا قانون یہ ہے؛ کوادر کیسے پھاس لاکھ پر کچھ خرچ کرو جو لوگ مر رہے ہیں ان کے لئے ایک پیسے بھی نہیں ہے۔ بارہ بارہ میل سے عحد تین جمل کر منتک پر پافی لاتی ہیں۔ ان کے لئے کوئی پیسے نہیں ہے۔ اس کے لئے تو وہ چینیں گے ضرور جنہیں گے۔ خدا کے لئے کچھ ان کے لئے بھی سوچو بارہ میل سے ایک عورت الحٹ اور منتک اٹھاکر پانی لا لئے اور پھر وہ پیشیں سارا دن انکا اس طرح خدا رکھ ہوتا ہے۔ پانی کے بارے میں بھی مسلم سارے ثواب کا نہ ہے۔ لیکن کوئی لوچھہ نہیں دیا جاتی۔ مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے کہ مولانا صاحب ہمارے ہاتھ کے ہوتے ہوئے اس علاقے کے ہوتے ہوئے بھی اس کے لئے پانی کا کوئی بندوبست نہیں کر سکے ہیں۔ دوسری بات میں آبیاشی کے لئے کہنا چاہتا ہے ہوں وہ یہ ہے کہ آبائی ٹیکلے بلوچستان میں روچیزیں ہیں کاربریات اسکے بعد ٹیکلے سیل ستونگ، سکران، خامان، کچھی، چانگی اور سب علاقے جہاں ٹیکلے کاربریات ہیں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے تاہم ہے کہ ہمارے ٹیکلے کل لوگوں کی معلومات اس بارے میں صفر ہیں اس بارے میں سارے صوبے کیلئے دس لاکھ روپے رکھ گئے ہیں میرے خیال میں سکران میں کچھ کاربری ہیں۔ میرے علاقے ثواب اور بعد الائی کاربریوں سے بھرے پرسوں میں کاربریوں کے متعلق میری گزارش ہے آسان ذرا رکھ آبماشی پر زیادہ خرچ کیا جانا چاہیئے تا ایک کاریز پر اگر ہر سال آپ دس ہزار خرچ کو دیتے ہیں تو وہ آپکو سارے سال پانی دیتے ہے

خود بہت ہے اور اس پر کتنی قسم کا خرچ نہیں ہوتا اور آپ کی آبیاشی بھی کرتی ہے۔ اگر آپ دس ہزار ہر کاربین
پر خرچ کریں تو لگیان نقصان ہوگا۔ صرف بھنٹے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ بن لوگوں کو پاپ دے دیتے ہیں
یہ لو جائی پاپ کی قیمت تیس روپے فٹ ہے اور پتہ نہیں وہ بھنٹے ہیں کیا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں
الیسا نہیں کرنا چاہئے۔ میری ان سے گزارش ہے کہ خوار کو حق ملنا چاہئے۔ من کے لئے ایک کمیٹی
ہوئی چاہئے جو صوبے کے عزیب عوام میں حق والوں کے ساتھ یہ پیزیں با منت سکے۔ دوسرا خرچ ہے
ثبوہ ویل کا۔ جانب والا آپ کو معلوم ہے کہ ہمارے صوبے میں جتنے بھی علاقے ہیں بہت حکم میں جلی
ہے میں اپنے علاقے کے مقابل دیتا ہوں کہ میرے علاقے سیماں خیل میں انداز ۴۰ سو (۲۵-۳۸) یوں فیل
یا شاید اس سے زیادہ ہوں گے یہ ان عزیزوں نے اپنے پیسوں سے خریدے ہیں انہوں نے اپنے پیسے
ہی سے سلوک کیا اپنے پیسے سے مشین لگائی آپ ایک ڈم ڈیزیل کی تیہت ہے دو سور ویسے اور ایک مشین کا
خرچ ہے اڑتا لیس گھنٹے (۳۸ گھنٹے) ایک ڈم۔ ایک مشین دو سور ویسے اڑتا لیس گھنٹے میں (۲۵ گھنٹے)
کھافتے ہے اس طرح ایک مشین پر سالانہ خرچ ۲۵ ہزار روپے ہوتا ہے۔ ایک عزیب کا نشکار
ایک عزیب آدمی ایک عزیب بوڑھ ایک عزیب پشتون کسرخ سے اتنا خرچ کر سکتا ہے اور وہ جب
یہ خرچ کرتا ہے تو اپر پارش بھی آسکتی ہے ژال ہو سکتا ہے یا کسی دیگر طریق سے نقصان ہو سکتا
ہے میری اس سلسلہ میں حکومت سے دو تجاویز ہیں۔ (۱۱) یہ کہ آئیل ڈیزیل کو سبیڈ ائرن
کریں موبہ میں سبیڈ ائرن کریں صوبائی لیول پر اسے سبیڈ ائرن کریں۔

(SUBSIDIZE) کریں موبہ میں سبیڈ ائرن کریں صوبائی لیول پر اسے سبیڈ ائرن کریں۔
میرے خیال میں اس پر سارا خرچ ۱۵ لاکھ روپے ہوگا اگر اسکو سبیڈ ائرن کر دیں تو بلوجھستان
کے تمام لوگوں کو سبیڈ، شفاقوں، انگوں نہ دا لو تاکہ سبیڈ کھنڈی، پالک، پیاز، بیگن وغیرہ
سب کی زندہ داری پیش کوئی پر ہوتی ہے۔ بلوجھستان کے سبیڈ ٹھاٹ، بھنڈی جو چیز کہاں بھی ہے مفرائم
کریں گے۔ یکنہ ٹھریاں کر کے خدا کے لئے ان عزیزوں کی امداد کریں انکو ثبوہ دیں لگانے میں مدد
دیں اگر یہ نہیں کر سکتے۔ میں نے تو تفصیل سے عرض کر دیا ہے کہ ایک ٹھوہ دیں کا خرچ ۵ ہزار
روپے ہے سالانہ۔ تو میری گزارش ہوگی اسکی کچھ نالیاں سو فٹ ہزار فٹ دو ہزار فٹ تک ہناؤ دیں وہ
بہت زیادہ لگت سے پانی نکالتے ہیں شور قسم کی زمین ہوتی ہے پانی اندر جذب ہو جاتا ہے اس بھٹ میں
یا ہر بھٹ میں الیکٹرانیک گنجائش ہوتی ہے کہ زمینداروں کو سالانہ تالاب۔ ٹینک بناؤ کر دیں اس قسم کی گنجائش
رکھیں۔ علاوہ اسکے جس عزیب نے جس ہمکت سے ٹھوہ دیں نصب کیا ہے اسکی طرف رکھے امداد ہوئی
چاہئے۔ آسان تجویز تو یہ ہے کہ ایک ستر میل پاؤ ایکشش قلم سیف الشر کے پاس نصب کریں وہ آس پاس

سارے علات کو کوپ کرے گا۔ آپ بالکل اس سے آزاد ہوں گے۔ وہ انہیں یہ چیزیں فراہم کریں گے۔
 (۲)۔ کوئی پیشیں کے علاقے میں ٹیوب ویل لگائیں دوسوٹیوب دیل نصب کریں، تو سارے بلوچستان
 بھر فروٹسیزیات فراہم کر سکتے ہیں صرف کوئی پیشیں، ای کافی ہے آپ کچھ جو مسائل ہیں ہم حل کریں گے لیکن
 جبکہ افسوسیں سے کہنا پڑتا ہے کہ اس بجٹ میں کسی وزیر صاحب کو یہ خیال نہیں گزرا کہ لا جھوٹ ہے
 میوہ سہری صائم ہوتی ہے میری تجویز یہ ہے اسکے لئے کارخانے ہونے چاہئے پیٹنگ کرنے کے لئے
 اس سے محفوظ کر کے دیگر عالمک کو پیچھ کر نہ مبادلہ کا سکتے ہیں اگر نہ مبادلہ نہیں تو دوسرے
 مولبوں سے اندر ونی نہ مبادلہ کا سکتے ہیں اس بجٹ میں تو ریاستی صاحب نے خلاں، فلاں،
 ریگستانی صاحب نے بڑے کارخانے گزائے ہیں اس ضروری آئندہ پر کسی نے توجہ نہ دی۔ آلوپیاز
 کافی مقدار میں ہیں پکل اور ستریاں وا فرمکار میں ہیں ہم کیوں نہ انہیں باہر بھیجنیں اوسان شربات
 وغیرہ کی طلب بھی ہے کہ اس سے صوبہ کو کافی فائدہ پہنچ سکتا ہے اسکے لئے میری تجویز ہے کہ ہندیہ ای
 کو قرضے دے جائیں یا اپنے طور پر کارخانے لگائیں بلوچستان فوڈ پرڈکٹس ہے، دی، دی، دی۔ اس میں
 مختلف شیرازہ ہیں۔ میرے خیال میں اس جگہ بھی سلی بخش کام نہیں ہو رہا۔ مشینزی کچھ نصب ہے
 اور کچھ مشینزی لگا کر اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

مکی صاحب کا محکمہ اخراجات کے لحاظ سے سب سے بڑے احکام ہے خیر میں زیادہ اعتراف لوئیں
 کروں گا۔ انہیز نوگوں کو مکی صاحب سے بڑی شکایت ہے آئین میں پتہ نہیں کہاں دست ہے
 کہ کسی کو ایکس ایں لگادو، اکھیں کو ایس ای کدو۔ کسی کو پکڑ کر ایس۔ دی۔ اور کدو۔
 اس قسم کا سلسہ شروع کر دیا ہے میری گزارش ہے کہ انہوں نے بڑی ہمت کی انہیز بندے اور کام کیا
 اگر داکتروں کی طرح بھاگ جاتے تو آپ چھتے کہ اس صوبہ میں انہیز نہیں ہے انہیز نگ میں تو تجویز چاہا
 ہوتا ہے کچھ ہو گا تو میری گزارش ہے کہ مکی صاحب انکا خیال کریں ایسے لوگوں کو لگادیا ہے
 کہ جنہیں کمپرول صاحب نے انکا کر دیا ہے کہ ہم تجوہ نہیں دیں گے (تحقیقہ)

کہ ہم ایسے لوگوں کو بھائی تجوہ نہیں دیں گے اس سے تو معاملہ خراب ہو جائیگا۔

ایک بات صحیت کے بارے میں ہے۔ میں تنقید تو نہیں کرذکا ہم روزانہ اخباروں میں پڑھتے
 ہیں اور میں مولوی صاحب کو بھی ننگ کرتا رہتا ہوں کہ آپ داکتروں کو بلائیں۔ مجھے دکھ بھی پڑھتے
 وہ بھی کہتے کہ سوال نہ پوچھیں میری ان سے گزارش ہے کہ جو فارسی پڑھتے ہے نارسی پڑھ کر کوچوئیٹ
 بن جاتا ہے اور کچھ نہیں کرتا صرف پی۔ سی۔ ایں کر لیتا ہے اسے تو آپ دوہزار روپی تجوہ دیتے

ہیں اور جو عزیب باتیں سال تک مارڈوں کو چھڑا رہتا ہے بربوگوارا کرتا ہے مختلف مالکوں کا تجزیہ کوتار ہتھیے اس عزیب کو آپ تنخواہ جارسو یا ساٹھ ہے چار سو دیتے ہیں انتہائی دُکھی بات ہے افسوس کی بات ہے ساری دنیا میں ٹیکنیکل آدمی کو زیادہ تنخواہ ملتی ہے فارسی پڑھنے والوں کو تو صرف تجھر وغیرہ رکھا جاتا ہے مگر ہمارے ہاں تو گنجائی الٹی بہت ہے فارسی اور ٹیکنیکل مالکوں کو قدر اعلیٰ پوست پر تینیات کیا جاتا ہے معدہ رکھا جاتا ہے دی جاتی ہے مارکس اور ٹیکنیکل مالکوں یاں مانگتے ہیں۔ میں سلاب وغیرہ کے فنڈ کو ہر پہنچ کو جاتے ہیں، انکو پوری سہریاں ملتی ہیں۔ اور جو عزیب بچپن سے فرنکس کی طرف ہائجن وغیرہ پڑھتا ہے بہت محنت کرتا ہے تو ڈاکٹر بن جاتا ہے تو کہیں بہت محنت کر کے بعد میں ڈاکٹر نہ لکھے اسکے لئے تو آپ کچھ نہیں کرتے۔ میرے خیال میں انہوں نے آپکو نوٹس بھی دیا ہے کہ اگر مطالبات تعلیم نہ کئے گئے تو ہر ڈنال کر دیں گے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ڈاکٹروں کے لئے چار مارکھیں تنخواہ بڑھائیں اپنے پہنچ کے ڈاکٹر منکائیں ۲ ہزار تنخواہ دیں اس صوبہ کے عوام کو صحت مند بنانے میں مدد دیں عزیب لوگ چڑوا ہے، مزدور ہیں۔ سارے باغی میں صرف ایک ڈاکٹر ہے وہ بھی ایل۔ ایس۔ ایم۔ لیف ہے۔ بجٹ میں جانی کے لئے کیا رکھا ہے اگرچہ میں اسکا نمائشہ نہیں ہوں وہ بھی صوبہ بلوچستان کے لوگ ہیں پھر خیال رکھا جائے۔ لبیلہ سے تو تین وزرا ہیں میں کیا کہوں کہ.... خوب.... خوب پوامنٹ آؤٹ تو نہیں کروں گا۔ خوب پیسے خرچ کئے۔ خوب منصوبے بنائے گئے۔ جناب والا بالیسا نہیں ہمنا چاہیئے ہر ایک کا خیال رکھا جائے۔

مگر صاحب سے تعلیم کے بارے میں میری گزارش ہے میری تنقیر نہ ہوگی بلکہ اس حکم کے لئے میری تباویں ہوں گی۔ تعلیم بلوچستان میں اس وقت تک نہیں آسکتی اس وقت تک بلوچستان کے لوگ تعلیم کے زیور سے آرائتے نہیں ہو سکتے جب تک بلوچستان سے سرداری نظام ختم نہ کیا جائے۔ اس نظام کے پیچے پڑ جائیں۔ سرداروں کو گمزور کیا جائے ان کے ریشے کاٹ جائیں اسکی جڑیں کاٹ جائیں اس تہیز کے نتیجہ تعلیم نہیں آ سکتی۔ سردار صاحبان کبھی بھی یہ نہیں چاہتے کہ ایک عزیب آدمی ایک غریب بلوچ مری بجی ڈوہ تعلیم کے زیور سے آرائتے ہو اور معاشرہ میں آگے چل کر اس جیتنا نظام حاصل کے اور وہ ملک اور قوم کے لئے کام شروع کر دے میری گزارش ہے کہ سب سے پہلے اس صوبے کے عوام کو ہر شخص کو ہر فرد کو جن پیز سب سے زیادہ توجہ دینا چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہم سرداری نظام کو جوڑ سے کاٹیں۔ اسکے لئے ہم کسی کو برداشت نہیں کر سکتے ایک شخص کے لیے ہم ایسا نہ کام اور ایسی روشنی پر نہ چلنے دیں گے۔ تعلیم اس وقت تک بلوچستان میں نہیں آ سکتی جب تک کہ اس سرداری نظام کو

جس سے نہ آکھاڑا جلستے خا صکر بلوچ علاقوں میں اس طرح سے تعلیم نہیں آسکت۔ ہمیں اسکے لئے طریقہ کار سوچنا چاہیئے کہ کیا کیا جائے۔

دوسرا بات جو تعلیم کے لئے کہوں گا کہ تعلیم بڑی بڑی بلڈنگیں کھڑی کرنے کا نام نہیں ہے کہ آپ اس طور پر میں تعلیم کے لئے بلڈنگیں کھڑی کرنے جائیں یہ رنجنگ کالج ہے یہ پولی ٹینک ہے یہ اسلامیہ کالج ہے یہ فلاں کالج ہے اسکے علاوہ طلباء میں ایک غلط رجحان پایا جاتا ہے طلباء نقل کو اپنے پیدا شدھی حق سمجھتے ہیں جو شخص انکو چیک کرتا ہے وہ اسکو گندی کا لیاں دیتے ہیں معاشرے کا دشمن سمجھتے ہیں اور بعض مشردوں میں تو چاقو سمجھتے ہیں۔ ہم جب تک اس غلط رجحان کو ختم نہ کریں گے اس طور پر میں تعلیم پروان نہیں چڑھ سکتی۔ میں حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ دوسرے صوبوں سے قابل تحریر کا اپنے فہرست منکالیں انکو سہولیات دیں۔ ابھی تھوا ہیں دین۔ سختی کریں۔ اگر دس فیصد بھی نتیجہ منکالیں تو کوئی بات نہیں ہے۔ جو ادا کے اس طرح سے یہی طریقہ سے پاس ہوں گے وہ کچھیں ہوں گے۔ اگر مکوں غلط رجحان کو ختم نہ کیا گیا تو یہ صوبہ یہ حکومت نہ چل سکے گی یہ چیز سب کے لئے نعمان دہوکی میری گزارش ہے کہ یہ بڑی بلڈنگ کھڑی کرنے سے کچھ نہ ہوگا۔ اس طرح سے تو یہ رقم ضائع جائیگا۔ باسکل بیج کا رجحان ہے۔ اس سلسلہ میں آپ جتنی سختی کریں میں آپ کے ساتھ ہوں۔

(تالیف)

کوئی پرواد نہیں بلوچستان یونیورسٹی کا نتیجہ آپ دس فیصدی منکالیں۔ اور الیسا پائیج سال تک کم از کم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح جب کوئی طالب علم اس یونیورسٹی سے نارغ ہو کر نکلا جائے تو کوئی چیز بنکر نکلے گا۔ آپ تعداد بڑھا کر کیا کریں گے یہ جس وقت تک اس رجحان کو ختم نہیں کیا جائے گا۔ یہ حکومت نہیں میں سکتی یہ صوبہ نہیں چل سکتا۔ اور اس صوبے کی معیشت سنبھل نہیں سکتی۔

میری وزیر تعلیم سے یہ گزارش ہے کہ بھائی عمار تیمور تیمور کرنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ بلڈنگ اور ٹیکنیکل پر ۵ لاکھ روپے خرچ ہو جائیں تو وہ بھیکا۔ ہمیں اسکا کوئی فائدہ نہیں ہوں گا اس طرح نقل کے اس رجحان کو ختم کرنے کے لئے حکومت جتنی بھی محنت کرے گی میں اسکا سارا حکم دینے کے لئے تیار ہوں۔

(تالیف)

بلوچستان کو آگر بننا ہے اگر اس کے لئے آگر آپ کو طلباء کو خارجہ بھی کرنا پڑتے تو اور اسیں نا اہل قرار دینا پڑے تو ضرور الیسا کریں۔ اگر صوبے کو ترقی دینی ہے تو سختی

کو ناپڑیں گے کیونکہ جو طالب علم نقل کرنا اپنا حق سمجھتا ہے اور پڑھائی میں لمحیٰ نہیں لیتا اس رجحان کو ختم کرنے کا یہی طریقہ ہے کہ طالب علوم کے ساتھ آپ ایک شفیق باپ کی طرح سختی کے ساتھ پیش آئیں لیکن نقل کی صورت بھی نہ کرنے دیں کیونکہ اگر یہ طلباء اس طرح نقل کرنے کی عادت پر فائم رہے تو پیغمبر دینی ہو گا اور بلوچستان نہیں بن سکے گا۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض پڑھنے لئے لوگ بہت ہی پڑھنے لئے لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ اچھا ہے ہمارے پاس بلوچ اور پشتون کو جو یہ ٹرچھائیں گے۔ نہیں بھائی میں اس سلسلے میں کسی کے ساتھ نہیں ہوں۔ (تائیان)

اگر میرا بھائی، بیرا بھیجا، میرا ساختی اس جنم کا ارکاب کرتا ہے اور پڑھا جاتا ہے۔ تو میری طرف سے اچانت ہے کہ آپ اسکے ساتھ بوجھ بھی کرتے ہیں کہیں۔ میں خود پشاور یونیورسٹی کا پڑھا ہوا ہوں میں خیہیں یونیورسٹی کا دیکھی ہے آپ یقین کریں کہ جتنی عزت و ہاں ایک استاد کی ہوتی ہے اور جو قدر مراعات اسے دی جاتی ہے میرے خیال میں بہاں پر کسی سکرپٹری کو نہیں دی جاتی۔ یونیورسٹی کمپیس میں ان کے لئے بہترین ریاست اور تجزیا ہیں دی جاتی ہیں اور ہر قسم کی مراعات انکو حاصل ہیں۔ میرے خیال میں ابھی بھی دہاں پر کوئی ۱۸ ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ غیر پشتون ہیں الگ جگہ دہالیے ہیں لیکن انکی عزت یا پ کی جھیلت سے کی جاتی ہے۔ اور وہ دو دنہار روضے تجزیا ہیں لیتے ہیں۔ آج میں بھی فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ جس یونیورسٹی میں سے میں فارغ ہوا ہوں اور رجحان میں نہ تعلیم حاصل کی ہے وہ دنیا میں ایک ہے۔ کیونکہ ان کے ڈاکٹر دنیا میں مقابلہ کرنے ہیں میں کچھ دنیا میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور ہمارا کیا حال ہے؟ ہمارا کوئی بلوچ پاپشتون ان بنیادوں پر موجود ہے اسکے لئے میری یہ تجویز ہے کہ جہاں سے بھی ہو سکے اور جاہر ہر سے بھی مل سکیں ایسے لوگوں کو نہ کوایں اور اس رجحان کو ختم کرنے کے لئے جتنا بھی خرچ آئے ضرور خرچ کری۔ تاکہ یہ رجحان ختم ہو سکے نہ سکی کہ لوگوں کا مطالیہ ہے کہ اسکا کامیاب شہر سے دور بنا یا جا رہا ہے اور گاؤں میں ہے جو کہ آٹا ٹوٹ میں کے فاصلہ پسہے اور پانی وغیرہ کا بھی انتظام نہیں ہے میں کوئونکہ اگر یہ مطالیہ جائز ہے اور ضرور جائز ہو گا۔ کہ کامیاب کو شہر میں بنایا جائے تاکہ عزیز طلباء پیش آسکیں اور واپس اپنے گھروں کو ہے آسانی جاسکیں۔

اب ہل الاڈنس کی بات ہے۔ ہل الاڈنس جو کہ مرکز کے ملازمین کو پہاں کے بارہ مہینے ملتا ہے مگر ہمارے صوبائی ملازمین کو یہ الاڈنس صرف جو مہینے تک ملتا ہے۔ اسلامی میونکاری کو دیکھا کہ جیسا مارکن میں ہوتا ہے یہاں بھی ایسا ہونا چاہیے۔ کیونکہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ مرکز کے ساتھ کوئی ملکرا فریڈنڈ ہو اور ایسا ہونا بھی چاہیے۔ اسلامی صوبائی ملازمین کو بھی مرکز کے طبق

بیل الامونس پہر اسال دین -

اب یہ ایک شیگرام ہے جو رئیسان صاحب کے نام ہے میں پڑھ کر سنتا ہوں۔

"No Ghee supply by the food Department to
Hotels, Bakeries and Sweet Merchants"

وزیر خوراک - (سردار غوث خشن رئیسان) جناب وہ ہو گیا ہے۔ اور آج ہی ہوا ہے۔

میسٹر محمود خان ابی سکرنسی - شکریہ جناب۔ آپ تو EFFICIENT ہو گئے ہیں۔

(آپس کی باتیں) ایک باتِ اسلامی نظام کے بارے میں ہوئی تھی تو مولوی صالح محمد صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ دیوانی مقدماتِ شریعت کے مطابق فیصلہ ہوتے چاہیں۔ اور میرے دیجے روشنوں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔ تو بھائی اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے اسلام کی چیزیت اسلام کے تقدس سے اور اپنے مذہب کی برتری سے ہیں کسی کو بھی انکار نہیں ہے خدا کا فضل ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ لیکن میری یہ دلیل ہے کہ مقدمات جا ہے دیوانی ہوں یا فوجداری ان سب کا حل اسلام میں موجود ہے بوجہستان قانون کمیشن نے سفارش پیش کی ہے کہ دلیل ای مقدماتِ تو شریعت کے مطابق فیصلہ ہوا کریں۔ لیکن فوجداری نہیں۔ قران کریم میں آیت ہے "آلیوْمَ أَكْلَمْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَنْهَمْتُ عَلَيْكُمْ دُنْعَتِي" یعنی آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے ایک مکمل نظام حیات پھوڑ دیا ہے اور میں نے تمہارے لئے اپنی فہمیں مکمل کر دیں ہیں۔ میرے خیال میں اگر ہم اس آیت پر عمل نہ کریں اور اگر ہم اپنے دیوانی مقدمات کو تو شریعت کے تحت حل کریں اور فوجداری مقدمات کو غیر شرعی طریقے سے فیصلہ کریں تو ہم قران کریم کی اس آیت کی نفعی کریں گے۔ اور اسکی تر دلیں کریں گے۔ اسلام کے نظام حیات میں ہر چیز کا حل موجود ہے ہر برائی کا تدارک موجود ہے۔ پھر ڈاکہ مقدمہ اور سب پھر بھائیے مولوی صاحب کو تو معلوم ہو گا۔ کہ قران شریعت میں ایک آیت ہے "أَفَتُؤْمِنُونَ بِغَيْرِ
الْكِتَابِ وَتَخْمِرُونَ فِي تَبَغْضٍ" یعنی کیا تم کتابِ الہی کی کچھ ماقوں کو مانتے ہو اور کچھ بالوں کا انکار کرتے ہو یہ یہاں سوال ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تو یہ صاف ارشاد ہے کہ کیا تم میری کچھ باشیں مانتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو یعنی یہ بات مانتے ہو کہ دیوانی تو تھیک ہے شریعت کے مطابق چلو گے اور کچھ کا

انکار کرتے ہو کیا نوجہداری میں میر انظام نہیں چل سکتا ہے اسی بنیاد پر میں یہ خوب کہتا کہ اسلام کا نظام نافذ نہ ہو یا شریعت کو نہ لایا جائے۔ میر تو یہ مطالبہ ہے کہ چڑاں سے سیکر سارے پاکستان میں شرعی نظام ہونا چاہیے۔ جسکے تحت ایک قانونی القضاۃ ہو اور ہمارے مقدمات کا فیصلہ کرسے۔ (تالیف)

مگر ساتھ ہی یہ گزارش بھی کروں گا کہ اسلام کے ساتھ طلاق نہیں ہونا چاہیے۔ یعنی آدھا اسلام تو ہم اپنی ہیں اور آدمی کو جھوڑ دیں۔ میں اسکی خلافت کرتا ہوں۔ میں نے آپ کا کافی وقت لیا ہے اور میں معافی کا بھی خواستگار ہوں اگر میری باتوں سے میرے دوستوں کے دل کو ٹھیک چھپی اور دُخو ہوا ہے لیکن کیا کروں یہ میری ذمہ داری تھی جو میں نے پورا کیا ہے۔ شکریہ

حضرت پیغمبر اپنے

(جلوس گیارہ عجیبکر: ۲. منٹ پر آدھ گھنٹے کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس کی کارروائی دوبارہ بارہ بجکر دس منٹ پر زیر صدارت میر قادر خیش بلوچ ڈپٹی اپنے کشہر مفعا ہوتی)

درزیں اطلاعات۔ میر یوسف علی خان مجھی پاٹنٹ آف انفارمیشن۔ یہ ہمارے محمود صاحب نے پریس کے بارے میں فرمایا تھا کہ ہماری وجہ سے یہ واک آڈٹ کر رہے ہیں تو اُنکی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں نے اور رئیسانی صاحب نے ان سے پوچھلے انبوں نے کہا ہے کہ وہ ہماری وجہ سے ہڑتاں نہیں کر رہے بلکہ وہ پاکستان بھریں ایک گھنٹہ کی علامتی ہڑتاں کر رہے ہیں۔

حضرت محمد علی خان اپنے۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ وہ واک آڈٹ کر رہے ہیں میں نے تو یہ کہا تھا کہ پریس کو مکمل آزادی ہوئی چاہیے۔

درزیں اطلاعات۔ میرے معزز لمبہ صاحب نے یہ تو فرمایا ہے کہ پریس کو آزادی ہوئی جا ہے۔ لیکن یہ کیا طرف ہے کہ انبوں نے خود فرمایا تھا کہ اگر میری تقریر اخبار میں سچپی تو یہ مشیک نہیں ہوگا۔

فِتْمَارِ الْيَوْان - (جامِ میر غلام قادر خان) جناب اسپیکر! آج میری نگاہ میں جب اس طرف اٹھتی ہیں سب سے پہلے مجھے اس امر کی خوشی ہوتی ہے کہ آج اس جیل القدر عنہ سے پہ ہماری باری کے ہمراں موجود ہیں جناب اسپیکر میں آپ کو اور معزز ارکین کو ہمارا کیا دیتا ہوں۔ میں نے ہر معزز رکن کی تقریب بڑے خود سے سُخا مجھے پانچ خشیاں میسر آئی ہیں۔ سب سے پہلی خوشی یہ ہے کہ میں نے اپنے معزز الوال رکن کے ہمراں کی تقریب سنن اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہر معزز رکن نے اپنے علاقے کی شالیں دیں ہیں پھر انہوں نے بڑی بھی تنقید بھی کی ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ کہا جاتا ہے کہ اس ملک میں جہوڑیت نہیں ہے تو اس سے بڑھ کر اور جہوڑیت کیا ہو سکتی ہے کہ اس یوان کے سامنے یہ رے معزز ذرائع صاحبان نے بھی بڑی اچھی طرح بحث پر تنقید کی۔ حالانکہ بحث سب سے پہلے میرے معزز ذرائع صاحبان کے سامنے پیش ہوا اسکے ہم تو ہر کتفتگو ہوتی۔ تمام ملک کا جائزہ لیا گیا اپنے موبہ بلوچستان کا جائزہ لیا گیا۔ اور اس بحث کے تمام افراد اور تجھنے فریاد صاحبان کی خدمت میں پیش کیئے گئے۔ اور ان کی منظوریت کے بعد یہ بحث اس یوان میں پیش ہوا۔ جناب والا! پیشتر اسکے کہ میں اپنے ہر معزز رکن کی تنقید انسان کے ساتھ اس یوان کو کچھ تبلاؤں میں آج اپنا فرض بھتا ہوں کہ ایک پاکستانی کی حیثیت سے اور ایک بلوچستانی کی حیثیت سے اس یوان کو بتاؤ کہ جو لوگ اس یوان میں اور یوان کے باہر جہوڑیت کا انحراف کرتے ہیں اور کہتے ہیں جہوڑیت ہماری وجہ سے اس ملک میں بھی ہوتی ہے میں آج اس یوان کو بتلا ناجاہتا ہوں کہ پہلے کہ طرح اس بلوچستان میں جہوڑیت کا لاگون شاہراہ باتھا۔ ہمارے پرلسیں والے آج یہاں موجود ہیں اور پہشی ہے کہا جاتا ہے کہ پرلسیں پہشی جو کچھ لکھتی ہے وہ عام کا درد و غم لکھتی ہے میں آج انسے بوجھتا ہوں کہ وہ معموم لوگ جس پہلے شوہید کیئے کئے ان میں بچے بھی تھے ان میں بیجا بیس بھی تھیں ان میں خاتون بھی تھیں۔ لدن میں پورے بھی تھے میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا ان میں کسی ماں کا لاد لاتا تو نہیں تھا کیا وہ کسی ماں کی آنکھ کا تاماً تو نہیں تھا آج بھی میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ بلوچستان کے ہر کوئی کے اندر مکران کو لیجھے لبیلہ کو لیجھے آئیں بھی الی مایس موجود ہیں جو اپنی مخصوص بچوں کو اپنی جھاتی سے چھٹاتے ہوئے ہے کہہ کر سلانے کی کوشش کرتی ہیں کہ بیٹے سو جاؤ اپر پر دیں گیا ہو لے لیکن اب ان کا اپر پر دیں ہے واپس نہیں آئے گا اسی کا ملک بھی موجود ہیں جو اپنے بچوں کو یوریاں دے کر سلطانی ہیں اور یہ شعر پڑھتی ہیں۔

تارے سو جاؤ اب تک رات یا تی ہے۔

جناب والا! یہ تمام ظلم و تشدد ہے تمام بربریت اور اس عالم کا قاتل کون یہ ہے میں ان لفظ

والوں سے بوجھتا ہوں ان موڑخوں سے پوچھتا ہوں کہ کہاں گیا تھا اس وقت موڑخ کیا اسکے قلم کی لوگ گھس جئی تھی یا ان میں اتنی طاقت نہیں رہی تھی ۔

جناب والا ! میرے عزیز وطن پر اس عظیم وطن پیارے پاکستان پر کیا نہیں کر زمی تھی اس پیارے عزیز وطن پر کیا نہیں بتی کسی قدر طوفان آئے کیا سے کیا آندھیاں آئیں۔ خیزوں نے اپنوں نے اسی خط پاکستان کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ افراد وہ لوگ جنہوں نے اس ملک کی بقاوی کی خاطر اسکی عزت کی خاطر اپنا خون دیا اپنا سب کچھ اس ملک کے لئے ٹھا دیا۔ لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ تو بڑے سُست ہیں یہ تو نا اہل ہیں یہ بیکار ہیں ان میں وطن کی کوئی محنت نہیں۔ لیکن وہی لوگ انکو لیدر مانتے ہیں۔ جناب والا ہج لوگ ملک کو توڑنا چاہتے تھے۔ اب بھی توڑنے کی سازشیں کرتے ہیں۔ بڑی عجیب الاذکحی بات ہے کہ وہ تو ہیں جو مبتدئ اور اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ ہم ہیں جمہوریت کے محافظ۔ میں آج ان نے بوجھتا ہے کہ اسکو بلوچستان کے واعات یا دلالا چاہتا ہوں۔ جناب والا! پچھیں سال ہوئے ہیں پاکستان کو قائم ہوئے میں پاکستان کے ہر فرد کو اور بلوچستان کے عوام کو بتلانا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے جنہیں تم اس ملک کا پاسیاں کہتے ہو اور جن افراد کو جمہوریت کا محافظ سمجھتے ہو۔ میں آج تک تاریخ ہڈنا چاہتا ہوں کہ اُن کے کارنامے کیا تھے۔ جناب والا آپ جانتے ہیں کہ بلوچستان انگریز کے وقت درجنوں میں منقسم تھا۔ ایک حصے کو بریش بلوچستان کہا جاتا تھا اور دوسرے کو ریاست بلوچستان کہا جاتا تھا۔ جناب والا! آج ہم بڑی تقدیر کرتے ہیں کیونکہ اچھلاتے ہیں۔ میں کسی کی تعریف نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں کسی کی تحقیر نہیں کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ جمہوری سُنی حکومت ان سرداروں نے کی اس پاکستان کے لئے سر اخام دی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ہم اس کو نظر انداز کر دیں تو یہ سب سے بڑی کفرانِ نعمت ہوگی۔ جناب والا! انگریز نے اس بلوچستان کو کس طرح آنایا دی۔ کیا ادہ بلوچستان کو اس طرح سے آزادی دے سکتے تھے کہ بلوچستان پاکستان حصہ رہے۔ جناب والا انگریز کی سیاست تھی اور وہ بڑی سازشیں کرنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ بلوچستان پاکستان حصہ ہد ہوئے کے۔ کیا ہوا انگریز نے عوام کی جھولی میں یہ بلوچستان لیے نہیں رکھ دیا تھا بلکہ وہ نے لیٹھ کرایا اور یہ ریپرنسٹم سرداروں کی جھولی میں ڈال دیا میں انکو مبارک مادر دیتا ہوں کہ باوجود اسکے کہ وہ لوگ کہتے تھے کہ انگریزوں کے چھپے ہیں یہ سردار کیا قیصل کریں گے میں انکو مبارکبار پیش کرتا ہوں کہ اتنی می خدعت سے یہ بلوچستان پاکستان کا حصہ بن سکا ہے۔ جناب والا! اس طرح سے بلوچستان کی

ریاستوں کا احتشر ہوا۔ ہم دی ی شوقی سامان میں شاید لوگوں کو معلوم نہ ہو یہ ہماری بھی خدمت تھی جس سے بلوچستان کی باقی میا تین مجبور ہوئیں کہ وہ پاکستان سے الخاق کریں۔ آپ ذرا اپنی تاریخ میں کہتے تو میں اپنی تاریخ سے سبق لیتی ہیں میں سمجھتا ہوں کہ تاریخ کو کوئی قوم منسوخ نہیں کر سکتی۔ آپ جانستے ہیں کہ انگریزوں کی سازش کیا تھی آپ نے سا ہو گا کہ انگریز نے کہا تھا کہ بلوچستان کی ایک ریاست کا درجہ ہو یہ (یعنی قلات کا) نیپال کی طرح ہے۔ یہ ہوا مجھے طلب کیا گیا اور مجھے کہا گیا تھا کہ تم اس عاجز ہے پر دستخط کرو میں نے انکو جواب دیا کہ میں اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ میں یہاں پر اپنی تعریف کرنا نہیں چاہتا ہوں آج بڑے بڑے جاہدین کہتے ہیں کہ ہم عوام کے آدمی ہیں ہم مزدوروں کے دعادار ہیں، لیکن میں صرف یہ اسلئے بتلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے پاکستان کے لئے کس قسم کی قربانیاں دی ہیں۔ خدمت ہو جی کی جاتی ہے اسکا کوئی مصلہ نہیں لیا جاتا خدمت عوام کے لئے کی جاتی ہے۔ جناب اللہ انگریزوں نے قلاست کو نیپال کی حیثیت سے تسلیم کیا۔ میں قائد اعظم مرحوم کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ ہم اپنے سبیلہ کا الخاق آپکو پیش کرتے ہیں۔ چونکہ سبیلہ کے عوام سبیلہ کو پاکستان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ اس وقت جناب یہ صورت تھی کہ انہوں نے بھی کہا کہ اس سند میں کچھ قاذفی پیچیدگیاں ہیں، اس پر عذر کریں گے۔

جناب والا! آج میں اس ایوان کو تیلانا چاہتا ہوں کہ انگریز نے فیض ایک آنڈہ بھیجا جس کی ایک لفظ مجھے بھی دی گئی کہ اس بیلہ کے تمام انتظام اور اختیارات خان آن قلات کو دیئے گے۔ جو کچھ بھی کریں خواہ وہ فوز کرنی کیں یہ ان کی مرغی ہے۔ اور راشن بھی بندا کر دیا گیا۔ ہم نے کہا کہ ہم پیٹ پر پتھر بھی پاندھ لیں گے لیکن ہم سمجھتے ہتھے کہ یہ ایک سازش ہے جو پاکستان کو ختم کرنے کیلئے کی جائی ہے لہذا ہم نے کہا جو کچھ بھی ہو جائے ہم اس طرح سے نہیں ہونے دیں گے۔ اور بعد میں آپ جانتے ہیں کیا ہوا۔ اس کے بعد دارالعوام بنے شاید رہنمائی صاحب کے پادر صاحب بھی ایک سبیلہ ہوئے۔ جناب اس وقت بھی ہر سازش کو تھڑے نے ملے ہم ہی ہتھے لیکن پرستی اور بڑے افسوس کا مقام ہے کہ جو لوگ اس ملک کو توڑنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ لوگ انہیں چاہتے کہ جو چند پاکستان میں شامل ہو اور آج ہر طرف سے یہ کھو جائے غرے نکائے جا رہے ہیں کہ ہمارے محبوب اللہ پاکستان چل گئے تو کیا ہو گا اور کہا جاتا ہے کہ موجودہ حکومت مخدوش ہے کچھ بھی نہیں ہے لیکن انگریز نے ہمارے پاکستان کی تحریر ہوئی۔ جناب والا! اسکے بعد کیا کچھ نہ کیا گیا اور اب تک یہ لوگ غلط کارروائیاں کر رہے ہیں بڑے افسوس کا مقام ہے کہ اب تک بھی پوری قوم ان سے غافل ہے اسکے برعکس شہزادستان ایشیم، ہمارا باب ہے لیکن ایک ہم ہیں۔ میں اس بات سے کسی کا تفصیل نہیں کرتا کہ ایک مولانا صاحب اٹک کر یہ کہہ دے کہ نہب اسلام

خطرسے بیکھرے۔ چار سو وگ اتنے سادہ ہیں اسی راستہ پر بھاگنا شروع کر دیتے ہیں۔ کتنی سازشیں ہو رہی ہیں
ڈشن پارٹی تحریکیں۔ اور یہاں پر کوئی سُر پر کفن باندھ کر نہیں نکلتا۔ لیکن میں یہ دعویٰ کہ کہتا ہوں
کہ الگ ہم آئیں وقت صریح کفن باندھ کر نکلتے تو ہمارا مشرقی پاکستان، ہمارے بدن کا حصہ ہم سے جدا نہ ہوتا۔
جبکہ والک! جو لوگ آج سازشیں کر رہے ہیں۔ اور کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ اوپر اللہ سے

اور نیپے نیپے ہے اور تجھے بھی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ ہم بھی ابزریں میں رہے ہیں اپنے بھی انکے
مبروں کو دیکھا ہو گا ان کے وزیروں کو دیکھا ہو گا ان کے آئے جانے کا طریقہ دیکھا ہو گا انہی اکٹھی چال بھی
دیکھی ہو گی قبیلے وہ قول یاد آیا کہ زمین پر انسانہ اکڑ کر چل تیرے چلنے سے یہ زمین اندر نہ دھنس جائیگی
اوہ نہ آہال گے جائیگا۔ اپنے انکے قول و فعل کو دیکھا ہو گا اور ایوان کی کارروائی بھی موجود ہے اب اختراف
کرتے ہیں کہ پریس کی اکزادی نہیں ہے۔ میں ان پریس کی آزادی کے متوالی مدعی پوچھتا ہوں کہ انکی حکومت جسیں
کیا طریقہ لے رہی ہے کس نے اخباروں کے روپ کیا ہے یا اور جانے والے کون تھے۔ اگر آج بھی اخبار زمانہ کی زمانہ
کی ہوا ایک جاتی ہے تو وہ بڑے سالم اور تصویریں چھاپنا شروع کر دیا ہے (آپس کی باتیں)

میرٹ ڈسکریپٹیو ایچیکر - میرٹ محمد آپ کا فرض ہے کہ آپ ہم صاحب کا تقریر نہیں ۔

قا عد ایوان - جناب والایں یہ بتلانا چاہتا ہوں جب وزیراعظم کو میرٹ تشریف لائے ہوں ناچاہب
اور کافی دیکھو حضرات بھی اس وقت موجود تھے اس وقت ہمارے ساتھ جناب اچھا نہیں بھی تھے۔
اس وقت بھی ہمارے ساتھ کافی ساتھی تھے۔ لیکن جناب سیاست ہوتی ہے میں بھتہ ہوں کہ شاید یاری
کو تا بھی کو وجود نہیں نہ ہم کو جھوٹا ہو لیکن یہ غلط ہے کہ انکی اکثریت تھی لیکن اسکے باوجود ان کی
حکومت ۱۴ ماہ رہی۔ ان کے وزرا کو اوہ ان کے تباہ کو آپ نے اسمبلی کے اندر بھی دیکھا ہو گا اور انکے بھرپوں
ہمیں بھائیجا ہے اس بلوچستان کی آج چھلے والی صورت حال نہیں ہے۔ اور میں پاکستان کے عوام سے
بھی اپنی کرماں ہوں کہ ذرا سمجھنے کی کوشش کریں اور ذرا عنز کو حکومت تو کسی کی جایگر نہیں ہوتی دیڑھات
نہیں ہوتی ہے لیکن جب انہیں نے سمجھا کہ بلوچستان اور حکومت میراث بین چکی نہیں پھر وہ کیا کرتے
رہے علام پرستا ظلم ڈھانے رہے۔ میں صرف اس بیلہ کا ذکر دیں یا اپنے حلقة نیابت کا ذکر کر دیں یہ
نہیں ہے آج بھی ان کے ظلم تشدد کے اشارہ جگہ موجود ہیں۔ ان کے گھر جلانے کے اشارے موجود ہیں۔ جن
لوگوں پر ظلم کیا گیا وہ موجود ہیں۔ جن لوگوں نے ہماری ماں، بہنوں کا سہاگ لوٹا ہے وہ موجود ہیں۔

جناب والا! حکومت کا حام بیٹھیں ہو اگر تا۔ انہوں نے کیا کیا؟ جو پہلے انکو اسلئے ملکر اس سے وہ عوام کی بھروسی کے حام کرنے ملکہ انہوں نے یہ رقم اپنے لاڈشکر اور دیہی مخالفوں کو فتح کرنے میں مدد بھی کر دیں۔ بنیا میں تنقیدیں بھی ہوا کرتی ہیں۔ بدمنی بھی ہوا کرتا ہے تاریخ کالی طاقتی ہیں میکن ہم نے بھی بھی ایسا نہیں دیکھا کہ کسی صوبے سے ذریعہ اعلیٰ صاحب تھے خود اپنے ملکوں میں شین گینیں لی ہوں اور لاڈشکر یکر اپنے ہی عوام جو گولیاں چلا رہے ہوں۔ نیک کن بھر کی وہ اپنے آپ کو مفہوم کرتے ہیں۔ پھر بھی وہ چنانے ہیں اب اسیں ہمارا کیا تصور ہے؟ جناب والا! لوگ میں پہلے ان لوگوں کا ذکر کرتا ہوں اور وہ لوگ ہیں جو پاکستان پر نظر نہیں رکھتے اپنے ملک پر دارودار نہیں رکھتے۔ ہمارے ہموڑی سن شاہ صاحب سنتا ہی اجھا کہا ہے اگر آج کسی کو پیٹ کا درد لاحق ہو جاتا ہے تو وہ دوا لینے کے لئے افغانستان چلا جاتا ہے اور پھر وہاں سے نہ رہن اور اسکے بعد رس چلا جاتا ہے۔

جناب والا! یہ وہ لوگ ہیں جنکی نظر میں اپنے پاکستان میں تو نہیں ہیں۔ لیکن وہ کیا چاہتے ہیں؟ یہ جیسی کہہ سکتا ہوں۔ پاکستان کے عوام اتنے محروم نہیں ہیں۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ جناب افغانستان آجائیکا اور پڑپ کر جائیگا۔ اور یہاں پاکستان کے عوام چاہے وہ بلوچ ہوں یا پختان ہوں۔ میں یہ دعوے کیسا تو کہہ سکتا ہوں کہ وہ پاکستان کی بقاوی کے لئے خون کا آخری قطرہ بھی ہیاد رکھے۔ (تمیل)

جناب فالا! ہمارے بھائیوں بھائی ہیں اسکے بازار میں میں آج یہ بات دعوے اور فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں اور جیسا کہ میرے ساتھی خان محمد خان نے بھی اپنی فاضلانہ تقریر میں کہا ہے۔ اسلام میں اپنے پشتکوں بھائیوں کا بڑا مشکر ہو رہا ہے۔ صرف میں یہ چاہتا ہوں بلکہ پاکستان کے عوام کو بھی اتنا مشکر ہونا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے پشتکوں بھائیوں نے امن کا ساتھ دیا ہے۔ اور امن قائم رکھنے میں ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے بلکہ اس حکومت کا ساتھ دیا ہے۔ ہم آپ کے پڑھے مشکر ہیں۔

جناب والا! آب میں لپٹنے لوجوان دوستوں کی تحریریں کی طرف آتی ہوں نے بھیت کے پاسے میں جنگ نہیں کی تحریریں کی بہت جنگی دل میں بہت بہت عزت اور قدر ہے اور وہ مولوی صالح محمد ہیں۔ مولوی علما نے اپنا بھیت کی تحریریں بہت بچھوڑ دیا ہے۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ ایک عالم دین ہیں اور وہ قطعائی نہیں چاہتے کہ اپنے حکم کی کارکردگی یہاں پر بیان کر دیں اور وہ اپنی تعریف نہیں سنتا چاہتے رسلی شاید انہوں نے یہ حام میرے پرورد کیا ہے اور ان کے حکم کی کارکردگی کے متعلق میں اپنی تعریف کرتا ہوں (ایاں)

جناب والا! اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ کھنڈ پھر بھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پچھلے بھی نہیں مولا ہے۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ کوئی اسکیم بھی نہیں ہے۔ اور کیا کیا ہے؟ جیسی کوئی ایک تو تبلیغی ہجاتے۔

جناب والا! اس پر مجھے بڑا تھب ہوتا ہے اور صرف اسلئے مجھے تعجب ہوتا ہے کہ اگر کوئی یہ سہارا ان پر ٹھہر ہوتا جاہل ہوتا اور ناس کبھی ہوتا اگر کسی پھر کا علم نہ ہوتا۔ تو میں یہ مان لیتا اور سمجھ جاتا کہ اس یہے چار سے کا کوئی تصور نہیں ہے چاہل ہے ان پر ٹھہب ہے۔ (تالیان)

جناب والا! میں آپ کے توسط سے محکم آپشاشی کی چھوٹی اور حیرتی تصوری اس مفرز ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جس سے آپ کو اندازہ ہو جائیگا کہ کسرطع ہمارے مولوی صاحب نے شب و روز لگا کر اپنے مجھے میں احسن طریقے سے کام کروایا ہے۔ جبکی وجہ سے محکم آپشاشی بلوچستان میں اور خاص طور پر ان کے اپنے علاتی میں اپنے منصوبوں میں کامیاب ہوا ہے۔ جناب والا! آپ کو میر یہ تفصیل بتانا چاہتا ہوں۔ قریبی ماندہ کا مجھے بہت افسوس ہے کیونکہ اس پر کامیابی ہو سکا ہے حالانکو حکومت یہ چاہتا ہے کہ اپر کام چاری ہو جائے لیکن بدقتی یہ ہے کہ یہاں پر حد چلتا ہے، تصور چلتا ہے یہاں پر دو گروپ کے مابین تازعہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایک گروپ کہتا ہے کہ میرا نفعان ہو جائیگا۔ ہمارے کاریزات خشک ہو جائیں گی۔ تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ اگر یہ اسکیم خواہ کے مقاد میں ہے اور اس سے فائدہ اٹھا کر خواہ خوش ہو سکتے ہیں تو میں خواہ سے اپیل کر دیگا کہ خدا ما آپ لوگ ختم از کم ملک کی تعمیر اور ملکی مفاد کے کام میں تعجب کو جگہ نہ دیں۔ اگر یہ اسکیم خواہ کے مقابلے کے لئے ہے تو خدا کے واسطے اس اسکیم کو شروع کرنے کی اجازت دیجئے۔ کیونکہ یہ ہم آپ کیلئے کرد ہے ہیں۔ اپنے لئے تو نہیں کرتے۔ اس سے آپ کی آبادی ہو گی۔ آپکا گھر آباد ہو گا آپکے بچے آباد ہو جائیں گے۔ آب دوسری اسکیم کے بازے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ پہلو یہ لوگ قربانی دینا نہیں جانتے ہیں۔ وہ ایثار والے نہیں ہیں۔ ہم ہمیشہ ایثار دینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں لیکن ہم ہمیشہ عربی اور ناذاری کے باوجود قربانی دیتے رہے ہیں۔ میں اسکی ایک مثال آپکے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اور یہ بڑی الجی ثنا ہے یہ ایک بہت اچھا طفیل بھی ہے میں جب منتظر ہوں کامیز رہتا تھیں میں اسکا حوالہ دیا تھا۔ اور آج پھر اسکا حوالہ دینا چاہتا ہوں۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ خدا خواتمہ میں کسی کی توہین کرنا چاہتا ہوں۔ صرف اسکا حوالہ سے کہ میرے دستوں نے اپنے تقریروں میں شعر دشمنی سے بھی کام لیا لیکن مجھے تو شاعری آتی نہیں توں پھر ٹھیک سے تقریب

کر سکتا ہوں۔ نہ تو میری اُرد و اُتنی فیض ہے اور نہ ہی اچھی باتیں کر سکتا ہوں۔ لیکن جو کچھ بھی مجھے آتی ہے میں کو شیش کرو نہ کا کہ اس لیوان کی دلچسپی کے لئے عرض کروں۔

جناب والا! ایک جگہ میں ایک شیر رہتا تھا اسکے چار اور ساتھی بھی تھے۔ ان میں لو مر طبیعتی گیڈڑ تھا۔ چتنا تھا اور ایک بے چارہ اوٹھ بھی تھا۔ ہوا کیا جناب ہے کہ کچھ دنوں تک انبوش کا سے لئے پچھ بھی نہ ملا اور ٹھوک نے سب کو بیٹھان کر دیا۔ یہ سب روایت ہوئے۔ ان تینوں نے شازش کی کہ بھائی اونٹ تو ہم سب میں سادہ نوع ہے چلوالی چال چلتے ہیں کہ ہم سب شیر کے پاس جا کر اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب آپ ہمارے بار شاہ ہیں، ہم سب آپنی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ رعیت کا کام تو حاکم بد جان نثاری ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اپنے حاکم پر فربان مدد جائیں۔ آئیے اور ہمیں کھائیں۔ تو پہلے چیتا پیش ہوا اور شیر سے کہتے نکا جاتا ہے۔ آپ مجھے کھائیے اس طرح دوسرا دوستوں کا وقت بھی گزر جائیگا۔ اور پھر لو مری ہے کہا دوسرے کہا تیرے نے کہا اسی طرح ہے جسے اوٹھ نے محسوس کیا کہ اگر میں ترمذی نہیں دیتا ہوں تو میری دوستی پر حرف آتا ہے بے چارہ سادہ تھا۔ جیسے نادافی ہمارے بیویوں میں ہے نہ اور دیکھنے ہیں نہ پہنچنے دیکھتے ہیں طاشاں اللہ میں اپنے پٹھان بھائیوں کو مبارکہ دیتا ہوں کہ یہ بڑے دلناہیں بڑے عقائد ہیں۔

(قہقہہ)

تو جناب والا! اوٹھ نے یہ سوچا کہ میری دوستی پر حرف آئے گا۔ اپنے آپ کو پیش کر دوں۔ پھر اوٹھ صاحب نے بھی اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اس پے چارے کے کہنے کی بات تھی کہ صارے اس پر محیث بڑے۔

تو جناب والا یہ زوب کی رقم ہم نے جو رکھی تھی وہ بھی زوب کے حوالے کر دیا تھی۔

(تالیان)

سمال ایں سمجھیں اسکیم ایک لاکھ چھبیس ہزار کی اسکیم منظور ہے جسکے سے بکھر پا یہ تکمیل کو بیان پڑھے جائے۔ اب اگر کوئی کہے کہ بھائی یہ مکمل نہیں ہوئی ہے تو مجھے لمحے کی طرف سے خط ملا ہے کہ یہ مکمل ہو جائے۔ اب بلاگوں کا فرض ہے کہ وہ دیکھیں کہ مکمل ہوئی ہے یا نہیں ہوئی اگر غلط ہو تو اس میں اس افسر کو فوری طور پر معطل کر دنگا۔ اب جناب زوب نقصہ میں تو یہی دیکھا یا جاتا ہے کہ یہ سمجھا گذا۔ علاقہ ہے تو جناب ہے اسکیم ایک لاکھ چھبیس ہزار روپے کی یہ بھی زوب کی ہے۔ اب جناب والا قطرہ مل کر دیا بنتا ہے اور قطرے قطرے سے دریا بہتا ہے۔ جناب والا! دوسری داڑ پلانگ

اسکیم جو ہے یہ بھی تزویب کے لئے ہے۔ اب جناب ایریگیشن ورکس پر بخرازد روپیہ رکھا گیا ہے۔
 جناب والا! اسمال ایریگیشن اسکیم کے لئے ایک لاکھ چھوٹی سارے روپے فلپس پر دو کشش ورکس
 کے لئے ایک لاکھ تین ہزار روپے) یہ میں کے لئے صرف تزویب کے علاقے کے لئے
 آپ کہتے ہیں کہ ہولوی صاحب تزویب کے لئے کام نہیں کرتے انہوں نے تو چار ریکارڈ آپ کے تزویب
 کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ ہولوی صاحب کام نہیں کرتے ہیں ہولوی صاحب کی کارکردگی
 نہیں ہے۔ تو جناب والا آپ جانتے ہیں کہ اسکی بسوں کی کل تعداد کتنی ہے۔ ہم نے ہولوی صاحبان کو پیٹا
 کی تھیل تو حوالے نہیں کر دی لیکن کام کا قلمدان ان کے حوالے کر دیا ہے۔ تو دیکھئے کہ تھیل ان کے پاس
 نہیں تھی بلکہ تھیل کو خرچ کرنے کے اختیار ان کے پاس تھے۔ یہ رقم آپ جانتے ہیں کہ کل کتنی بنتی ہے
 ایک کروڑ یادوں لاکھ روپے (اکروڑ ۵۲ لاکھ) یہ سلسلہ تزویب کے لئے ہے۔

(تالیف)

یہ میں ۳۴-۳۵ء میں جا رہا ہوں کجھ سمجھ پڑھے میں ۳۴-۳۵ء میں یہ کو تلا نہ جاتا ہوں بھر میں آج
 ۳۶-۳۷ء میں لے آؤں گا۔

مسٹر محمد خان اچھکرنی۔ جناب آپ نے مکاہبے کو ڈیڑھ کروڑ سارے خرچ ہو گئے

ہیں۔

فاتح الدیوان۔ آب جناب اگر یہ کوئی دوسرا سمجھتا تو میں اسکو جواب دیتا لیکن میں
 اپنے محترم دوست کو جواب دینا نہیں چاہتا ہوں۔ آب جناب لو رالائی سبی میں پڑتا ہے لو رالائی
 سمجھی میں پڑتا ہے لیکن کہتے ہیں اسے کہتے ہیں کہ لو رالائی بھی پشتون علاقے ہے۔ آب یہاں پر بھی آپ
 نہیں یا نہ مانیں ہمارے وزیر صاحب کی کارکردگی کو آپ مانید یا نہ مانیں دوسریکس لو رالائی
 کے لئے رکھے ہیں۔

جناب والا! میں ہر ورزی کی کارکردگی تلاو نگار۔

مسٹر ریٹی اچھکر۔ جعلی بند ہو گئے ہے اس لئے پسروہ رشت کے لئے اجلاس
 کی کارکردگی ملتی کی جاتی ہے۔ (پشتونہ فٹ کے لئے)

وقت ایوان - خاب اسپیکر

صحت ہے نہ بولوں ۔

خاب ملائما میں صحت کے مقابلے بچھو عرف کروں گا ۔ صحت انسان کے دش بہت مزید فجر ہے اسکے بغیر انسان کتنے کام نہیں کر سکتا اور نہ چل پھر سکتا ہے۔ ابھی سدیوں میں ملکہ صحت کی وجہ کارکردگی ہوئی ہے۔ مولانا صاحب نے تو آپ کو بہت حم بنا لی ہے کیونکہ وہ اپنے محکم میں بہت اچھا آدمی ہیں۔ وہ اپنے محکم کی تعریف نہیں کرنا چاہتے تھے ۔

میر صابر علی بلوچ

جناب اسپیکر! جامِ ہمارے کی تقدیر نہایت ہے ابھی ہم پر اعتماد پریم طلا و اک آڈٹ کر رہے ہیں اور میں الجا کرتا ہوں کہ کارروائی مکمل تک ملتی کر دی جائے ۔

فریضی تعلیم

صاحب ارشاد و نوں جانتے ہیں اور ان سعی باتیت چیت کرتے ہیں میر طہری اسپیکر۔ آپ سچائیں ۔

وقت ایوان

مولوی صاحب نے محکم صحت پر پوری پوری لوجدی افسوس مجھے ہے اس وقت ڈاکٹروں کی بھی ہے اور اس ایوان میں ڈاکٹروں کے باسے میں محمود خان صاحب نے جو تحریز پیش کی ہیں انکا بھی مولوی صاحب نے خیر مقدم کیا ہے اور انشاء اللہ ہم ہم قلمان ملکہ نہیں کہ جوڑاڑ بلوجہستان کے وطن انصاف مدد تعلیم حاصل کرتا ہے اور اسیں کو کر رہا ہے یا کسی اور صوبہ میں کام کر رہا ہے یا دیگر حمالک میں ہے تو یہ اس عرام کا خجال کریں اور اس میں خپال کریں یعنی سمجھنا ہوں ایسے آپ کو ایک تائی سمجھتے ہوئے اور بلوجہستان کا احتماس کرتے ہوئے ایسے خدمات پیش کر دیں گے ۔

آپ اخبارات میں ہر روز دیکھتے ہوں لیکے کہ مولانا صاحب کبھی تلاوت کا دورہ کر رہا ہے یا کبھی پیشیں کا دورہ کر رہے ہیں۔ مقصد صرف یہ ہے وہ جا کو مسائل دیکھیں عالم کو مسائل دیکھیں ملازم ہیں کے دریکھن۔ اور انہیں حل کریں۔ اور اس پڑی سے مولانا صاحب کی اس احسن کار کردگی سے انتہاء شدہ مسائل

ترقی پر جائیگا۔ اور وہ تولات دن کام کر رہے ہیں۔ مجھے ان سے خوشی ہوتی ہے ان سے ٹاکڑ خوش ہیں
جسچنان کام کل خوش ہے۔ اس لئے کہ وہ صحیح طور پر کام کر رہے ہیں۔ بوجستان میں آپ دیکھیں بولان
میں بیکال کامیں ان کی احسن کارکرگی کی وجہ سے بہت جلد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔ اس طرح ٹپل ڈرہ
میں دیک بہت بڑا ہیں قارئ ہو گا۔ اور بوجستان کے کونہ کونہ میں ہستیاں اور ڈسپنسریاں نام
بہوڑ ہیں اور میں اس ایوان کو تین دلانا پاہتا ہوں کہ یہ بوجستان کا صوبہ صحت کے معاملے
کیلئے دیکھو صوبہ سے چھپے نہیں رہیں گا۔

(نعروہ پائے تحسین آفسنی)

جناب والا میں بتانا چاہتا ہو جناب والا ہمارے صوبہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور
تمام دنہاں کے سب اور سب کے تعاون سے کام کیا جائے گا۔

وزیرِ حکومت ۔ بذاشت آف ایجنسیشن ۔ جناب والا! ہم نے پڑھا والوں سے ہات کی بے
انہوں نے کہا کہ ہماری مرکزی مجلس عمل کا فیصلہ ہے کہ ہر روز ایک گھنٹہ علاحدہ ٹرنسال کی جلسہ اور
اس ایوان سے انکی کوئی رخصی نہیں ہے۔ جام صاحب کی اہم تقریب ہے

ہمسروپی اسٹکر ۔ آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ جام صاحب اپنی تقریب جاری رکھنا چاہیں تو کریں۔

پشاوریوں ۔ میں تو اپنی تقریب جاری رکھوں گا۔ میں اس مرحلہ پر مکران کے ضلع کے متعلق کچھ کہوں گا،
جسے بہت احساس ہے اور میں اپنے آپ کو کبھی مکران کا ایک فرد سمجھتا ہوں یہ بہت بڑا وسیع علاقہ ہے
جسے معزز محدود نہ کہا جسکے مکران کو پہنچے بھی نظر انداز کیا گیا اور اب بھی نظر انداز کر دیا گیا ہے جسے ایک
چیز سر کر دیا اور کچھ پہنچا کر اور ماڑہ کو اتنی بڑی رقم کیوں فراہم کی گئی ہے یہ شاید معزز رکن کو معلوم نہ ہو
بوجستان کے عوام کو معلوم نہ ہونیپ کی حکومت نہ اور ماڑہ اور مکران کو بخشنظر انداز کر دیا
جاتا ہا لیکن السیشن کے وقت اور ماڑہ اور مکران کے لوگوں سے وعدہ کیا گیا تھا۔ کہ تمہاری ترقی کے لئے
کام کریں گے تبدیل کا ہیں بنا ہیں گے تم کو سہوں لیات فراہم کریں گے اور سب کچھ کریں گے اور ان سادہ
لوگوں کو کہا گیا کہ ہمین دوست دہم اسلام کی بجائے ذکری کا دین لائیں گے اور ماڑہ کے لوگ بہت سادہ

تھے مجھے تو آج بھی ان پر خیر ہے اور ناز ہے میں ان کو سلام کرتا ہوں لیکن میں نے انکو کہا تھا کہ آپ کو
دھوکہ دیا جا رہتے اور ایک سراب کی مانند ہے جلتے جاوے چلتے جاوے لیکن پانی تھرستہ آئیں گلشنہ ادا
ہم انکو سلام پیش کرتے ہیں ہم تو بلوچستان کے ہر حصہ کو ترقی دینا جا رہتے ہیں۔

میر صابر علی یلوچ - میں جام صاحب سے یہ عرض کردیا کہ میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اور مالک کو
کیوں پانی دیا گیا۔ میں نے یہ کہا تھا کہ آپ نے ایک کوڑا روپے کا جو واٹر سیکم ہوئے مارہ کر لئے
رکھی اس سے آپ مکان کے کافی علاقوں کو پانی سپلائی کر سکتے ہیں۔ آپ اور مارہ کو دیں گے اس
سے ہمیں بڑی خوشی ہوگی۔

میر طریفی اسٹریک - میر صابر علی آپ تشریف رکھیں۔

تاریخ ایوان - جناب والا! درجورِ حکومت نے اپنے عوام سے یہ وعدہ کیا ہے اس آنکھ
وہی وعدہ میں ایوان کے سامنے کرتا ہوں کہ ہم بغیر کسی تیز اور بغیر کسی امتیاز کے خواہ وہ پختون خلاق اور پختون
یا بلوچ علاقہ بھر علاقہ کی ترقی کئے کام کریں گے جو حکومت اس سے غفلت بر تھی سے ہے وہ حکومت ہے
نہ اس قوم کی خیر خواہ ہو سکتی ہے نہ اس ملک پاکستان کی خیر خواہ ہو سکتی ہے میں اس ایوان کو
یقین دلانا جا رہتا ہوں کہ جہاں تک اس بلوچستان کے عوام کے مفاد کا تعلق ہے انشاء اللہ ہم بلوچستان
کے عوام کا مفاد ہر چیز سے مقدم سمجھیں گے۔

جناب والا! لوگ آج بھی مردم ریاض حسین کو باد کرتے ہیں۔ جو بلوچستان کے گورنمنٹ
آنہیں اس لئے باد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ گھوڑا سیکم انہوں نے پائی تکمیل تک پہنچا، کہنے والے آنکھ
بھی یہ کہتے ہیں کہ جب لوگ گوارہ جلتے ہیں اور ایک گھوڑا ٹھنڈے پانی کا پیتے ہیں تو کہہ بول دیجئے
کی اس کلہ کر دگی جو باد کرتے ہیں لیکن جناب والا یہ حکومت اپنی تعریف نہیں کریں اس حکومت
نے الجیسے کہنے نہزادوں گھوڑوں عوام کو اس جیسے علاقوں میں ہٹایا کیا لیکن پھر بھی یہ کہا جاتا ہے یہ
عوامی حکومت نہیں ہے ناکارہ حکومت ہے۔ اس حکومت نے نوشکی، فودٹ سنتلری، وکیو
چن، اس بیلے کو پہنچ دیا۔ مکان کے علاقے کو پانی دے رہے ہیں کا دکر دگی اس سال بھی ہے
ہے ان لوگوں کو اتنے ٹھنڈے گھوڑا پانی نہیں رہتے ہیں بلکہ ایک گھوڑا پانی دے رہتا ہے وہ پڑیں

لیکن جیز رکھی اور بڑی دبھی اپنے اونٹھتی۔ ہم نے اس الجھی چرکی تقدیر کی کیونکہ جو ابھے کام کر کے جھوڑ جاتا ہے انہوں کی تقدیر کرنا افادہزدی ہو جاتی ہے۔

جناب والا ابھی نے مکران کے بارے میں کہا کہ اسے واقعی نظر انداز کیا گیا تھا۔ آپ سوال ہے پیدا ہوتا ہے کہ مکران کو نظر انداز کیوں کیا گیا جبکہ مکران کے دو منتخب نمائندے بیان میں بھروسے تھے لفڑیوں ایک وزیر تھا ایک وزیر تھا اسہوں نے مکران کے لئے کام کیا ہے میں آج اس ایوان کے سالہنہایہ بتا دیتا چاہتا ہوں کہ انہوں نے مکران کے لئے کوئی ترقیاتی کام نہیں کیا۔ فدری کاغذ اجنبیں کا اجنبیں اور چاول کی بوریاں مکران کو بھی گئیں۔ البتہ یہ خدمت انہوں نے ضرور کی اور مساویے ایک تعمیری کام کے ان جمابرین جن کو قوم کے بھائیوں کہا جاتا ہے کوئی کام نہیں کیا۔ حالانکہ مکران کا درہ ساحل زرہبادلہ کہاتا ہے۔ اس بلوچستان اور پاکستان کو زرہبادلہ بھی دیتا ہے۔ لیکن لیتھے ملاتے بھی موجود ہیں جیسا کہ محمد صاحب کہتے ہیں جن سے کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ان پر جو کچھ بخواہ ہے حکومت نے اسکے ترقیاتی کاموں پر بھی رقم خرچ کی۔ میں یہ صابر صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ موجود بجھت کیوں حالات میں ترتیب دیا گی ہے۔ ایک تو پیسے کی کمی تھی اور بارہ اضلاع کی ترقی کے لئے پچھکارا مکرانہ بلوچی کو بھیشتمان کہا جاتا ہے کہ وہ صرف اپنے متعلق سوچتا ہے۔ کسی دوسرے کے نامے میں اس سکونتی کھیال نہیں ہوتا ہم یہ نقطہ نظر نہیں اپنا یا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچ اپنے پیش پیر پختہ زبانوں تک بارقی پہنچیوں کی خدمت کر سکتا ہے۔

جناب اولاد اہل سے معزز دوست شاہ بیانی صاحب کی میں نے تقریر سنی جب میں ان کی تقدیر سن رہا تھا تو آپ یقین جا نیں میں تصورات میں کھو گیا تھا مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا جسے اسے سکھلیاں گھل رہی ہیں اور کچھ بن رہے ہیں۔ ایسی کھالاشتہ اردو کے مجھے سنکرا ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کوئی بہبیوی یا لکھنوری بھل رہا ہو۔ لوگ سکر خیزان ہوئے ہوں گے کہ بلوچستان کا رہے والا ایسی ایسی اچھی اور بدی بھی بول سکتا ہے۔ جسکا درکار کا بھی اردو سے واسطہ نہیں۔ اور یہ کہ سندھی بھی ایسی اُنہوں بیوں سکتا ہے۔ میں انکو سلام کرتا ہوں اور میا کسی بادپیش کرتا ہوں۔ انہوں نے اپنے ملاتے کے سالیں اور مطابیات پیش کئے۔ اب جناب اولاد! میں انکو دوبارہ مہار کیا رہ پیش کرتا ہوں کیونکہ بجھت ہیں ہو تو اسی نہیں نہ سب سے پہلے اس پر تقدیر کی۔ لاوریہ اوزار بھی اُنہیں حاصل ہوا۔ حالانکہ ہم میں سب بڑھتے رکھتے اور بھر بارہ ہیں اور میں کوئی بھی۔ لے پہنچے کوئی مسلم۔ لے۔ کوئی اکماں سکول کیا رکھتے۔ لیکن ہم میں چھڑکت نہیں ہو رہے اس بارے میں بھی وہ تباہ کیا رکھے۔

ستن ہیں۔ انہوں نے اپنے علاقے کے بڑا فیکے مسائل پیشی کئے۔ میں جانتا ہوں کہ پانی کے بغیر رنگوں کی علاقوں میں خیز ہو سکتا ہے اور نہ مکار زیبیوں میں بھی سختی ہیں۔ اور نہ بلوچستان کا علاقہ زرخیز پوسکتا ہے۔ لیکن جناب والہ ایک جزو میں کہا جاتا ہے میں کہا جاتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے میں کہا جاتا ہے اس شانے کو دکھلتے کامیاب ہے اور بخوبی صوبے کے سرچشمہ میں پہنچتا ہے اور ان سے معاہدہ کیا کریں یہ شانع نکالی جائے۔

(آدانیہ شرم سترم)

یہ کیوں ہوا؟ جانتے ہیں لوگ یہ کیوں ہوا۔ یہاں تو سیاست پڑتے ہے اور ہر جگہ سیاست کی شعلہ نے نظر آئی ہے۔ اور یہ تصور کیا جاتا ہے کہ جانشی قوم یہیں والی قوم ہے کیونکہ مذکورہ ایسا ہے کیا جائے سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ شکست۔ انہوں نے اس عالم پرے پیدا شخط کئے۔ نیجہ کیا ہوا۔ شانع پر کام شروع ہو گیا دوسری بات کیا ہوا۔ جو ہمارے قابلِ احترام ساختی ہیں جنکی میں بالکل تقدیر نہیں کرتا چاہتا ہوں وہ فاب پہنچی صاحبِ حب و حکم نہیں آئے تو انہوں نے بھی اس معاہدے کی تائید کی۔ وجہ صرف کیا تھی وہ ایک بھروسہ ہے اور الہبے کسی طرف سے دوسرے پر غالب نہ آجائے۔ جناب والہ! میں اس ایوان کو تین دلائیا ہتا ہوں کہ ہم اپنے ان کا اتنا دوں کے دری جنکی زندگی آئندہ خیر ادا ہوں گی اس شانع کو بند کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اس بات کی کوشش کریں گے ہمارا کاشتکار اس کی نذر میں نہ آجائے۔

اُب جناب والہ! میں اس ایوان میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہیری حکومت صحیح طور پر کام کو سکونت دے۔ جب کہ اس کے کام میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔ یہ بدقسمی ہے کہ ہر ایک آئین کا بھالہ دیلہ ہے۔ اور بد قسمی یہ ہے جیسا کہ آپ لوگ جانتے ہیں میں اسکی تفصیل میں جانا نہیں چاہتا کیونکہ ہر موزون رکن کو اس کا علم ہے اور پر اچھے صاحب۔ لیکن اپنی تقریبی پر ذکر فرمائیکے ہیں کہ جب ہمیں کام کرنے کا موقع ملواس وقت تک صرف ۵۰ لاکھ روپے خرچ ہوئے تھے۔ جناب واحد رفائل صاحب نے جب اس ایوان کو شرفِ جنگا لدایکا تقریب میں کہا کہ میں نے اس کا بینی کو اختیار دیا ہوا ہے۔ میں یہ باتِ مراجح کرنا چاہتا ہوں کہ اختیار ایک آئینہ خیز ہے۔ اسے نہ کوئی لینی ہے اور ناہی کوئی مکی کو دیتا ہے۔ البتہ میں ان کا بہت شکور ہوں کہ انہوں نے نگوڑا کا

حیثیت سے اس کا بھیہ کے لفڑرہ کے کاموں میں مداخلت نہیں ہی اس کے لئے ہم ان کے بہت مشکور ہیں۔ ہم اسی جمپوری انداز کے شکوڑ ہیں جب جمپوری انداز چلا تو آپ کو معلوم ہے کہا ہوا اس حکومت کو کام کرنے کا موقع ملا۔ آب کام کی نوعیت کیا ہے پورے سارے تین ٹینہیں کی کاروائی دیجیں۔ پھر حدا کے لئے ذرا اضافت کیجیے۔ خدا کے لئے آپ صرف پوچھ صاحب کی کارکردگی دیجیئے۔ آپ کو ملٹے شہر میں گھومنے جگہ جگہ تعبیرات ہو رہی ہیں۔ سڑکیں کھوبی جا رہی ہیں۔ پاپ بچائے جا رہے ہیں۔ حکم اذکم اور بھوپنیں تو ہماری حوصلہ افزائی بھی کیجیے۔ کیدنکہ اوٹ بچاڑ تو اپنا بھجاٹھا تاپے۔ لیکن لشکن والا اپنا حصہ چاہتا ہے۔

جناب والا! باقیں تو بڑی ہوتی ہیں بڑی دلکش ہوتی ہیں جذباتی باقیں بھی ہوا کر قیمی نفت کشوں اور مزدروں کی باقیں ہوتی ہیں لیکن میں صرف استکھتا ہوں کہ اگر حکمت کش کو بھی گلڑی مل جائے وہ انکار نہیں کر سکتا اس پر جڑو جائیں گا۔

جناب والا! میں بجٹ کے اس بہلو پر آنا چاہتا ہوں جبکہ ہر عفرز رکن نے مکمل طور پر نظر انداز کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں شاید انہوں نے یہ سمجھا ہو کہ اپنے لیش مزود نہیں ہے اسلئے مجھ تفریخ کا سامان ہوتا ہو رہا ہے میں کوئی سکھار نہیں اور وہ مانع ہے جیسا کہ ملائیت ہے بیکہ سیاست کا کچھ تقاضہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ سمجھتا ہوں کہ کسی بھی نسل کو نکتہ چینی ہو کے جبکہ بجٹ پیش ہوا تو حکومت کے اراکین نے ذوق بجٹ کو الجھ طرح سے دیکھا بھالا اور مشتقتہ کی کہ علاقہ کے مسائل کیا ہیں۔ اور بجٹ کریوں ہی منظور کر لیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید انہوں نے اسی وجہ سے ان چیزوں کو منظر رکھتے ہوئے بڑی اچھی تنقید کی جیسا کہ ہمارے عزز دوست جناب سیف اللہ ہماں صاحب نے کہا کہ لوگ بھوکھرے ہے ہیں آپ مرغ بانی کریں گے۔

وزیر قانون و یارِ الہمایی المور۔ (میراں سیف اللہ خان پر اچھے) یہ الفاظ میں نہ نہیں کچھ کچھ
مکسی صاحب نہ کہے گئے۔

قايدِ الیوان۔ تو بہت اچھی بات انہوں نے کہی۔ لیکن میں ایک بیرون تبلانا جا تھا ہوں کہ آج آپ مکوان کے اندر جائیں چاہیں رہ پہنچ سے حکم مرعی نہیں ملتی ہے۔ اب جناب جاندتا ہے گی باقیں ہوتی ہیں۔

ہر سڑک پر اس پیکر جام صاحب آپ اپنے موصوع بیانات کریں یا وصول کو اس معنی شامل نہ کریں تاکہ آپ کی تصریر میں کوئی مذاہلت نہ کر سکے۔

فاتحہ ایوان - جناب والا! نصیر آباد کے کالج کے تعلق ہست کچھ کہا گیا ہے اور میں اس ایوان کو یہ بتلا سا جاہتا ہوں کہ اس کالج کی تصریر میں جو کچھ تعطل ہوا ہے اسکی وجہ ہے کہ ایک یا کچھ فارم کی زمین کی وجہ ہم نے محکمہ کو لجودی کیتی۔

ہر سڑک محمد خان اجسکنی - جام صاحب آپ کے تھاں پر ایک پیٹھ میں پر کھنے اشارہ نہیں کیا آپ یوں لے گئے۔

فاتحہ ایوان - میں اسکی حرف آتا ہوں۔ تو میں یہ یقین دلانا جاہتا ہوں کہ یہ مقصد نہیں ہے کہ اس کالج کو نہیں بنایا جائیگا۔ بلکہ اسی کالج کی تصریر ہو گی اور ہو کر رہے گی اور انشاد اللہ نصیر آباد کے لڑکے اس کالج میں تعلیم ماحصل کریں گے۔ (ہیر ہیر) و (تمیل)

جناب والا! آپ پشت فیڈر کا معاملہ ہے۔ اسکے متعلق آپ جانتے ہیں کہ ہم نے قدم بھی فراہم کر دی ہے۔ ماڈل ایک کالج کو کے شعلہ ہست کچھ کہا گیا ہے کہ اس مطلعہ میں تعطل پڑا ہوا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ اس فیڈر ایوان میں ان پر احتی تقدیر مل گئی ہے آپ وہ شوق اور خیر ہے کہ ساتھ ایک پیٹھ کے ساتھ کام کریں گے۔ اگر امشدہ و اپنائے کام نہیں کیا تو یہ ذمہ داری بھی صوبہ بلوچستان کی حکومت خود پوری کریں گے۔ (فرہادی تھین)

جناب والا! جیاں بھکریں اور بھکر کا تعامل ہے اور ہمارے ہمہ فیڈر کا تعامل ہے ہمارے شایدیاں صاحب کا ویاں سے بھکر اعلیٰ ہے یہ ہست بڑی وسیع ایکیم ہے اور میں یقین دلانا جاہتا ہوں کہ بلوچستان کی حکومت اپنے وسائل کے پیٹھ ایکیم مغلظہ برداوم دے گی۔

بھلی نہ صرف نصیر آباد میں لئے نہ صرف جھٹ پٹ کے لئے نہ صرف بھلی دیکر کے لئے بلکہ سارے بلوچستان کے لئے ضروری ہے۔ جیسا کہ آہوں لئے کہلیتے کہیہ برلاسہ پشت فیڈر اپنی چاہیے میں ان کو آپنی وسالت سے بدلانا چاہتا ہوں کوئی یہ اسکیم بھی ہے۔ اور انشاد اللہ جلد ہی اس

سلسلے میں کام شروع ہو جائیگا۔

آنچے میں موافق ٹوپی چیزوں کا اظہار کرنے والا اور کل جب تک اسی المعاون کے ساتھ تقریر کرنے کا تو ہمیں اس المعاون کے ساتھ بہت سی مفید چیزیں لاقتنگ کر جو آئیں تک اسی المعاون کو حلم نہیں ہوں گے۔
شاہزادی میں صاحبیت کیا کہ اوتا چھٹیں کرنی، استاد نہیں ہے۔ میں نے ذریعے متعلقہ سے کہا ہے کہ وہ اسکی تحقیقات کریں۔ اور یہ ضرور دیکھیں کہ جو استاد مقرر کیے گئے ہیں وہ اپنی رہائش دہان رکھے گئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کے لئے کمیٹیاں ہوں گے چاہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ معقول اور اچھی تجویز ہے میں ذاتی طور پر توجہ دوں گا۔ اور ہر وہ نیس کا توجہ مندرجہ کا و نگاتی کہ عالم کی مشکلات کو صحیح طور پر حل کیا جاسکے۔

جانبِ الایمن جہاں تک اسلامی نظام کے متعلق مولانا صاحبِ احمدی میگر اصحابِ نظر فرمایا ہے۔ پاکستان پریل پارٹی نے اپنے مشورہ میں ما فرع طور پر لکھ دیا ہے کہ پاکستان کا نظام اسلامی نظام ہو گا۔ اور شریعت کے مطابق ہو گا۔ اس سلسلہ میں ہماری حکومت نے اپنے تجاذبی مکانی حکومت کو دوڑھ کر دی ہے۔ افغان تجاذب افشار اللہ جلت نظر ہو کر آئیں گی اور ہم جہاں پیش کریں گے اور عالم کے ساتھ لا سکیں گے۔ اور عوام کے جو مطالبات جو ہوں گے پورے ہو سکیں گے۔ کیا جاتا ہے کہ پیغمبر ان ڈیمپٹ اخراجی تو قائم ہو جی ہے۔ مگر قابوں ملکہ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ حال ہر کو اس کے متعلق آپ سب کو معلوم ہے کہ جب بھی پتیں ہوا تو اسی پر تباہی صلاحت کا بھی ذکر تالیکن یہ ڈرافٹنگ کی خاطر ہے۔ آئینی مدد سے پڑیں ایسا ہمیہ کیا جاستا۔ اسلامیہ وزیر خان نے اسی میں تیم پیش کر کے تباہی صلاحت دو تھا اور دی۔ آپ قانون بننے کے بعد وفاقی حکومت سے تباہی صلاحت پر اس کا فائز کے لفاظ کی اجازت لیتی پڑیں اس کے بعد فیاض کیا جائیگا۔ ہم لا بل بوجہ تاذکے ہر پہاڑ میں صلاحت پر پوری پوری توجہ دیں گے۔

ہم نے یہ بھی خوبیں کیا ہے کہ مسلم دین کی تنخواہ بہت قابل ہے۔ اگرچہ مولوی صاحبان کوئی معاوضہ نہیں چاہئے اور وہ گھر گھر علم کی روشنی پھیلانا اپنا مذہب فرم سمجھتے ہیں لیکن ہم بھی ہم نے انکی تنخواہ میں بھی اضافہ کر دیا ہے۔ کمپنی پر الجائز تھیں لائے کر رکھا جادہ ہیں ہم سکتا تھا اور کمپانی بھی رکھا جائیگے۔ ایک چیز جس سے میںاتفاق کرتا ہوں یہ ہے کہ ہمارے ہونپر پرچھ متعلق دیگر اصحاب نے بھی رد شد ذائقی ہے۔ سیاست میں کھلی سبھی ہیں۔ یہ بد قسمی کام قائم ہے۔ یہ حکومت تیم پر بہت خوبی کر رہی ہے آپ بھٹ دیکھیں یہ حصہ تیم پر خوبی کیا جائے۔ میوجہ تاذکے پہاڑ میں صوہ میں

بھی ۵۳ لاکھ روپے ہے جو چھ کئے گئے ہیں۔ پھر بھی مالیہ علم ساست میں ملوث ہیں۔ کوئی محظوظ صاحب کے عاتقوں نہیں کوئی میرے عاتقوں ہے اور کوئی شیپ کے عاتقوں وہ بڑے شوق سے سیاست کھل رہے ہیں یہ غلط سلسلہ نکل چلا ہے۔ جانب والا؛ پچھلی حکومت کا غلطیم کار نامہ بھیں یا تحریکی کارروائی بھیں۔ انہوں نے طلباء کے اندر بھی سیاست شروع کر دی۔ تعیینی اداروں کا کام قابل بخش نہ ملے اور تعیینی اداروں میں نان میٹر ک لوگ پڑھ لئے کئے تقریباً کوئی کسی کی سفارش سے رکھا گی اور کوئی کسی کی آپ اندازہ کر سکتے ہیں جب ایسے بچھوں تو بھر نیم کا بیمار کیا ہم نے تعلیم کی ہاتھ بہتر نہیں کیا ہو رکی تو بخشش کی ہے بچھا ابید ہے کہ ہم انشاء اللہ مر مشکل پر قابو پا یہیں کے ادآپ کوئی پڑھاں تبدیل کر کے دکھایاں گے کہا گیا ہے کہ سکریٹری ہماہیان وزیر کے حکم کی تبلیغ ہیں کرتے میں سمجھتا ہوں کہ یہ انکو آپ ہوئی ہے کہ صحیح مشورہ پیش کر سکتے ہیں جانب والا! صحیح رائے اور مشورہ کسی طرف سے بھی ملے تو ہمیں قبول کرنا چاہیے۔ مجھے حضرت عمر بن اثر عنہ کا ایک واقعہ پاد آیا انہوں نے خراجی کو بھا کر مجھے ایک ہدیہ کاظمیہ پیش کیے طور پر دید۔ آپ چاہتے ہیں کہ اس خراجی کو رقمہ پر دالی جا ب دیتے ہوئے کیا لکھا؟ اس پر لکھا۔ خلیفۃ المسلمين کا حکم بسرو چشم مگر میں صرف ان سے یہ بچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ہمارے خلیفۃ المسلمين کل تک زندہ بھی رہیں گے ہم کیا میں بچھنا چاہتا ہوں اگر مجھے صحیح مشورہ دیا جائے اور یہ کہا جائے کہ یہ بات صحیح ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس مشورہ کو اور صحیح رائے کو ضرور منا چاہیے۔ اگر عوام کے مفاد میں کوئی سکریٹری یا یا ہم کار میرے حکم کی تعیین نہیں کرتا ہے تو (مداخلت)

مسٹر محمود خان آپ کرنی۔ آپ کے سکریٹری سوالات کے جوابات کتنے دنوں سے نہیں دیئے گئے؟ -

قت ایک الیوان -

جانب والا! ملکوں سے جو سوالات پوچھے جاتے ہیں وہ مختلف نوعیت کے ہوتے ہیں صرف ایک قسم کے سوالات نہیں پوچھے جاتے مثلاً معزز رکن محمود خان نے ایک سوال پوچھا کہ سقدر اسلام دیا گیا ہے متعلق اشخاص کے نام کیا ہیں؟ ان کی سکونت کیا ہے؟ کیا یہ سلامان ہیں ہندو ہیں۔ یا پارسی ہیں انکی قومیت کیا ہے؟ تو اس قسم کے سوالات دریافت کئے جاتے ہیں۔ (مداخلت)

جناب والا! ہمارے علاوہ اتنے دور ہیں کہ جہاں سے پندرہ دن بھی نہیں بلکہ مہینوں میں
جباب نہیں آ سکتا کیونکہ ہمارے ہاں موصلات کا نظام دور دراز تک نہیں پہنچتا ہے۔ میں
ایک اور چیز عن کرنا چاہتا ہوں کہ مفرز ایوان کے ممبر کے ایک سوال بدشاید آپ نے اندازہ لگایا ہو گا کہ اسی
حکومت کا کتنا خروج آتا ہے؟ میرے خیال میں آپ حضرات میں سے کسی نے بھی یہ اندازہ نہیں لگایا ہو گا
یہ کہا گیا ہے کہ انڈسٹری کی مزورت نہیں ہے یہ بھی کہا گیا کہ بوجہستان میں لوگوں کو مزدوری نہیں ملتی ہے
جناب بوجہستان میں کافیں موجود ہیں۔ بوجہستان میں اور بھی بہت کچھ ہے۔ لیکن آپ دیکھیں گے کہ کام کرنے
والے صواتی لوگ ہیں جس سے یہاں کے لوگوں کی حق تلقی ہوتی ہے۔ انڈسٹری کے سلسلے میں پہلی مرتبہ گورنر
ریاض کے وقت میں توجہ دی گئی۔ ایک محنتی بنائی گئی۔ جسکے ایک ممبر ہمارے غرضہ دولت اور
سامنگی۔ مرحوم عبدالصمد خان اچکزی بھی تھے۔ ہم نے بڑی محنت کی تفصیل بنائے سب کچھ کیا مگر اسکا
نتیجہ کیا تکلیف؟ جیسا کہ ٹورڈ صاحب نے فرمایا ہے کہ جو بھی نئی حکومت آتی ہے۔ پہلے منصوبوں کو ختم
کرتی جاتی ہے۔ تو جناب والا! جب یہ منصوبے نئی حکومت کے سامنے آتے اس نے سب کو ختم
کر دیا میری حکومت کے متعلق بھی انہوں نے کہا کہ نگورنر معاہدتی یا ہمیں حکومت نے ایسا کیا تھا میں
جام صاحب نے یہ کہکر کہ ایسا نہیں ہوا ناجائز ہے..... نہ ہونے دیا۔ میں یہ کہتا چاہتا ہوں
کہ میں نے جو کچھ بھی کیا ہے بوجہستان کے عوام کے مفاد کی خاطر کیا ہے۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ
بوجہستانی عوام کا سرمایہ بوجہستان کی خلاف کے لئے خروج ہونا چاہیے۔ میں نے دیکھا کہ یعنی افزاد جنکا
بوجہستان سے کسی قسم کا بھی تعلق نہیں ہے یہ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو میں نے بوجہستان کے حوالہ
مفاد کی خاطر ایسا نہیں ہونے دیا۔ یہ فیصلہ ذاتی مفاد کے لئے نہیں تھا۔ (تالیف)

جناب والا! نہ صرف کمالوں کے سلسلے میں بلکہ مکران کے ہمیگروں کے لئے لس بیلہ اور
بوجہستان کے ماہیگروں کے لئے بھی میں نے ڈینر انجن منجواٹے ہیں۔ (مداخت)

جناب والا! NATIONALIZATION (قوٹی ملکیت میں لے لینا) بڑی لمحی چیز ہے مگر ہمیں وقت کی رفتار
کے ساتھ چلنا چاہیے۔ چیزیں خود بخود قوی ملکیت میں آ جائیں گی۔ میں کہتا ہوں کہ اسیں دیر نہیں لگے گی یہ وقت
کی بات ہے۔ (مداخت)

جناب والا! محمد خان صاحب نے کہا کہ آرسی۔ ڈی۔ روڈ کا بوجہستان سے کچھ تعلق نہیں ہے بلکہ
یہ تو مرکز کے تحت ہے۔ جناب آر۔ سی۔ ڈی۔ روڈ بوجہستان میں لس بیلہ سہ شرود را ہوتی ہے اور
وڈھ سے ہوتے ہوئے خضراں تک جاتی ہے۔ (مداخت) یہ تو آپکو بھی معلوم ہے کہ یہ طرک چد اسلامی

ممالک کے اشٹرک سے بن رہی ہے۔ اسیں ساری قوم حکومتے رہی ہے اور مرکزی حکومت بھی اپنا حصہ کرنے لگے۔

جناب والا! آب کوئٹہ شہر کی بات کرتا ہوں۔ آج سے بیس سال پیش کیا جاتا تھا کہ کوئٹہ ہیں تو اور صاف سفر اشہر ہے۔ لیکن بد قسمتی سے استون نظر اندر کیا جاتا رہا ہے۔ جب سے موجودہ حکومت بر سر اقتدار آئی ہمارے قابل تحریر کار اور ہوشمند وزیر صاحب نے خود اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ مجھے بڑی خوشی ہے اور میں مبارکہ دیپیش کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہک کوشش کی ہے اور وہ بہت خذبہ سے کام کر رہے ہیں۔ ناکہ شہر کے ہر ٹکڑے جبکو شایلیاں صاحب پر ایام کہتے ہیں، یعنی ہر پانچ ایام کو اگرچہ یہ انگریزی کا لفظ ہے۔ بہر حال ہم کوشش کر رہے ہیں کہ تمام پر ایام حل ہو جائیں۔ (تالیف)

جناب والا! کسی جیز کی ترقی کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔

مسٹر محمود خان اچکزی

قائد اعلان = نہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر بھروسی گے تو پھر ان بد تنقیدی کی زبان رہے ہوگی۔

جناب والا! یہاں پر ایک سٹیلائٹ طاؤن ہے۔ ہماری کچھ آبادیاں ہیں اُنچی آبادیوں کو ضروری سہولتیں بھی فراہم کرنا ہیں۔ اور یہ اس حکومت کے فرائض میں شامل ہے۔ اگر کوئی شہری ذمہ کی آسایاں (AMENITIES) چاہتا ہے تو میں ضرور یہ درخواست کروں گا کہ وہ ان قوانین کی جو کہ میونسپلی ایکٹ کے تحت آتے ہیں، پاہنڈی کرے۔

یہاں تقاریر میں کہا گیا ہے کہ تقاضی نہیں ملی۔ میں ذرا تفصیل پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب والا! تقاضی قرضوں کی صلحی سطح پر ہم نے ۲۰۱۹ءیں ابتدائی ہے۔ اس کے لئے ہم نے ہر علاقے کے لئے کمیاب بھی مقرر کی ہوئی ہیں آب اگر انہوں نے اپنے فرائض کو دوسرا شکل میں سراخاں دیا ہے تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ جناب کوئٹہ پیشین صلح کے لئے ایک لاکھ ۵۵ ہزار روپیہ کی رقم بھی گئی ہے۔ صلح ثواب کے لئے ایک لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ، بیویوں کی صلح کے لئے ایک لاکھ ۸۶ ہزار روپیہ رکھ دیئے گئے ہیں۔ میں میں صلح کے لئے جناب ساخت لاکھ ۸۸ ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔ جناب بھائی صلح اچھارا دیتے گئے ہیں۔ جناب والا قلت صلح کے لئے پانچ لاکھ اٹھا بھی ہزار اس میں خفیہ صلح بھی شامل ہے۔ مکان صلح کے لئے ایک لاکھاٹھا ہزار روپیہ، بھی کے لئے ۵ لاکھ

۳۵ ہزار روپیے لس بیلہ ضلع کے لئے تین لاکھ روپیہ خاران ضلع کے لئے تین لاکھ روپیہ
قلات ضلع کے لئے اس میں خصدا ربعی شامل ہے مزید دس لاکھ روپیہ بھی کے لئے مزید تین لاکھ روپیے
بھی ضلع کے لئے مزید بائی پنچ لاکھ روپیہ اور کوئی طبقہ نہ کے لئے مزید تین لاکھ روپیہ جناب والا میں اس
الیان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ جب بھی تقاوی تقیم ہوگی ہم اس میں ایسا طریقہ کار رکھیں گے
کہ متحف سے متعلق آدمی کو یہ مل سکیں۔ (تالیف)

جناب والا؛ میرے ایک مغز دوست نے بڑا فیض کیا تھا اسکی چھپا فیض میں کچھ غلطی ہو گئی
تھی جو دیکھایا گیا تھا کہ پچاس فیصد انکو حکومت دیتی ہے یہ مٹیک نہیں ہے۔ یاں ایک لاکھ روپیہ بطور
قرض لفتش کے لئے اور دوسری چیزوں کے لئے دیتے گئے تھے۔

میر صابر علی یلو ٹچ - اسکا مطلب ہے کہ وجہ میں نے کہا ہے وہ مٹیک کہا ہے۔

قاتدالیوان - نہیں سب کچھ تو آپ نے مٹیک نہیں کہا ہے۔ (تحقیقہ)

مسٹر محمود خان آپ کرنی - جام صاحب جیل آپ بخوبی بڑھے بنائے ہیں ان پر بھی کچھ بولیں۔

قاتدالیوان - آپ جناب یہ بھی کہا گیا ہے کہ ڈیزیل انجن کی تقیم صحیح نہیں ہو رہی ہے۔ تو میں
سمحتا ہوں کہ آپ کو لپٹنے والے پر چارا اعتماد رکھنا چاہیے مجھے تین ہے کہ جو ڈیزیل انجن انہوں نے تقیم کئے ہیں
وہ صحیح افراد میں تقیم نہ ہیں بہر حال اس کے لئے ہم آئندہ ایسا طریقہ کار رکھیں گے کہ ایسی شکایتیں نہ کایں۔

مسٹر محمود خان آپ کرنی - جناب والا خدا نہ کرے کہ ہم پر اعتماد ہوں۔ طریقہ غلط ہے۔

قاتدالیوان - جناب والا جمل کے متعلق کہا گیا ہے۔ جناب پھر دفعہ جب میں پشیں گیا تو وہاں
کے جو ڈیشل لاک آپ کو دیکھا اور جب مغربی پاکستان کے حکمرانی میں کے وزیر کا عہدہ میرے پاس تھا۔
اس وقت بھی میں نے سب کچھ دیکھا۔ میں سمجھا ہوں کہ ہمارے مغرب ممبر قطعائی نہیں کہیں گے۔ کہ ہمارے جیل بلیک
ہوں ہیں۔ اور میں لاکھوں اس کے لئے رکھے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اگر چالیس لاکھ بھی ہوں تو کچھ نہیں عالم

کے میہار بہتر نبایے کے لئے حالانکہ آج کل کی دنیا جیلوں میں تعلیم کا پندوبست کرتی ہے اس میں ابھی کارکردگی سکھاتے ہیں اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ اسکا الجما شہری بنایا جائے ہمارے اسلام میں ٹھیک ہنا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم نے جیل سدھارنے میں کوئی جرم نہیں کیا ہے۔

اب جناب دالا! جہاں تک کا بھروسہ کا تعلق ہے اسکے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ صرف کا بھروسہ اور اسکو لوں کو کھولنے سے کام نہیں بنتے گا بلکہ کارکردگی بھی ہوتی جاتی ہے۔ اگر اسکو پانچ بھی ہوں اور انکو صحیح طور پر چلا یا جائے تو یہ ان سوا اسکو لوں سے بہتر ہیں جنکا کارکردگی اچھی نہیں جہاں تک بلوچستان میں کا بھروسہ ضرورت کا تعلق ہے جہاں پر بھی ضرورت ہوئی ہم اپنکو چار کی جگہ چھ کا لج رہیں گے۔

اب جناب دالا! پنجگور کے جزیرہ کی بھی بہت بڑی دلچسپ داستان ہے جیسے کہ میر سعید درست جناب صابر صاحب نے کہا ہے اور ان کا کہنا بھی درست ہے اور یہ صحیح ہے کہ پہلے بہل پنچ کی حکومت نے مٹاون کھیٹی پنجگور کو اس جزیرہ کے لئے یہ پیسہ دیا اس جزیرہ کے لئے نہیں بلکہ اس جزیرہ کے لئے دیا اور پسہ فراہم ہوا۔ اس پیسہ سے جزیرہ خریدا گیا میکن اس پر تربت کے لوگوں نقشبندی کو لیا اور انکا یہ جزیرہ تربت میں منتقل ہو گیا جب ہمارے سامنے یہ جزیرہ ہوئی تو ہم نے ان احساسات کو ملاحظہ کیتے ہوئے یہ جزیرہ پنجگور کو دیا ہے اب مجھے افسوس ہے کہنا بڑتا ہے کہ واپس اپنی اپنی کارکردگی نہیں ہے۔ انشاء اللہ یہ جزیرہ آئندہ سال اپنا کام شروع کر دے گا۔ اور پنجگور کے عالم کو جیل ہمیا ہو جائیگی۔ باقی کران کے علاقے ہیں جیسے گوارد ہے تربت ہے یاد و سرے ایسے علاقے میں وزیر تعلقہ کی توجہ اس طرف مبذول کراؤں گا۔ اور انشاء اللہ ہماری یہ کوشش ہو گی کہ ان علاقوں کو اس سہولت سے مستفید کیا جائے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات مولانا ممکن جناب ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے اور اجل اس

ابھی تک جاری ہے۔

مطہری اسپیکر

جامع صاحب آپ تشریف کھٹے۔ اجل اس کی کا صیغہ مکمل ساطھے ذیجے تک ملتی کی جاتی ہے۔

(دوست پندرہ منٹ پر اجل اس کی کا صیغہ مکمل ساطھے ذیجے تک ملتی کی جاتی ہے۔) ۱۹۳۷ء سارہنگ